انا جعلنہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون (الزخرف: ۰۳)

ترجمہ یقینا ہم نے اسے عربی پڑھائی کی صورت میں نازل کیا تا کہ تم سمجھ سکو

نحو کے موضوع پر اہم قواعد پر مشتمل اردو کتاب

بکرۃ العجم

مصنف: علامہ محمد ظهیر الدین الربانی المتخرج من الجامعۃ الستاریۃ الاسلامیۃ

مکتبۃ اہل القرآن والحکمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحو کی عام اصطلاحات

1) ایک زبر اور زیر اور پیش کو حرکت کہتے ہیں اور جس لفظ پر یہ ہوں اس لفظ کو متحرک کہتے ہیں 2) دو زبر دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہتے ہیں 3) ایک یا دو زبر کو فتحہ اور ایک یا دو زیر کو کسرہ اور ایک یا دو پیش کو ضمہ کہتے ہیں اور جس کلمے پر فتحہ ہو اسے مفتوح اور جس کلمے پر کسرہ ہو اسے مکسور اور جس کلمے پر ضمہ ہو اسے مضموم کہتے ہیں 4) ا، و، ی کو حروف علت کہتے ہیں اور باقی حروف کو حروف صحیح کہتے ہیں 5) جزم کو سکون کہتے ہیں یہ دال جیسی علامت ہوتی ہے اور جس کلمے پر یہ سکون ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔

ابتدائی باتیں

علم نحو یعنی " ایسے اصول جن کی مدد سے ہم اسم و فعل و حرف کے آخر کی حالتوں اور ان کو آپس میں ملانے کا طریقہ جان سکیں " علم میں جس کے گرد بحث ہوتی ہے وہ اس علم کا موضوع ہوتا ہے اور علم نحو کا موضوع کلمہ و کلام ہے اور اس علم کو حاصل کرنے کا غرض و مقصد عربی زبان میں ترکیبی غلطی سے بچنا ہے اور علم نحو کتابوں سے یا اہل عرب سے سیکھنا ہر بندے پر فرض ہے یعنی فرض عین ہے کیونکہ اس علم کو حاصل کئے بغیر قرآن مجید کو سمجھنا اور اس کی پیروی کرنا جو کہ اشد فرض ہے محال ہے۔

علم نحو کے اصول و قواعد قرآن مجید اور خالص کلام عرب سے لئے جاتے ہیں اور اسکا اصل ماخذ قرآن مجید ہے لہذا اگر نحو کا کوئی قاعدہ قرآن مجید کے اسلوب و نحو سے ٹکرائے تو اسے ترک کیا جائے گا اور قرآن کے قاعدہ اور اسلوب کو اختیار کیا جائے گا اور یہ ہی معاملہ لغات اور علم صرف میں بھی ہے۔ علم نحو پر مجتھدین نے عربی میں کتابیں لکھی ہیں جو اسی بات کا مظہر ہیں کہ وہ اس میں نحوی قواعد قرآن کریم سے اخذ کر رہے ہوتے ہیں مثلا شذور الذھب یا مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب۔

اسم و فعل و حرف اور انکی پہچان کا بیان

کلمہ کی تین اقسام ہوتی ہیں 1) اسم 2) فعل 3) حرف۔ جس کلمے میں زمانہ پایا جائے اور وہ صلہ نہ بنتا ہو تو اسے فعل کہتے ہیں مثلا کَفَرُوْا یعنی انھوں نے انکار کیا اور جس کلمے میں زمانہ نہ پایا جائے اور نہ ہی وہ صلہ بنتا ہو تو اسے اسم کہتے ہیں مثلا اَلْكِتَابُ اور جو کلمہ زمانے سے تو خالی ہو لیکن صلہ بنتا ہو اسے حرف کہتے ہیں مثلا مِنْ یعنی سے یا اِلٰی یعنی تک یا طرف۔ صلہ یعنی وہ لفظ جو کلمات کو جوڑنے کے کام آتا ہے مثلا نَظَرْتُ اِلٰی بُسْتَانٍ یعنی میں نے ایک باغ کی طرف دیکھا اس میں اِلٰی یعنی طرف صلہ کا کام کر رہا ہے کیونکہ وہ نَظَرْتُ اور بُسْتَانٍ کو آپس میں جوڑ رہا ہے اور چونکہ الی صلہ ہے اس لئے یہ حرف بھی ہے۔

اسم کی علامتیں

1) شروع میں (ال) کا ہونا مثلا اَلْقَلَمُ 2) مجرور ہونا مثلا فِی الدَّارِ میں اَلدَّارِ اسم ہے اور كِتَابُ زَيْدٍ میں زید اسم ہے کیونکہ یہ حالت جر میں ہے کیونکہ یہ مضاف الیہ ہے 3) اس پر تنوین کا ہونا مثلا رَجُلٌ یعنی مرد 5) اس کلمے پر گول تاء (ۃ) ہونا مثلا كُرَّاسَةٌ یعنی کرسی۔ ان سب علامتوں سے کسی کلمے کے اسم ہونے کا علم ہوتا ہے۔

فعل کی علامتیں

1)ماضی ہو مثلاً کَتَبَ یعنی اس ایک مرد نے لکھا 2) مضارع ہو مثلاً یَکْتُبُ یعنی وہ ایک مرد لکھتا ہے یا لکھے گا 3) امر ہو مثلاً اُکْتُبْ یعنی تو لکھ 4) نھی ہو مثلاً لَا تَکْتُبْ یعنی تو مت لکھ۔

یہ وہ علامتیں ہیں جن سے ہم فعل کی پہچان کرتے ہیں۔

حرف کی علامت

جس کلمے میں اسم یا فعل کی علامتیں نہ ہوں تو یہ حرف ہونے کی علامت ہے مثلاً مِنَ الْکُوْفَۃِ یعنی کوفہ سے اس میں مِنْ۔

فعل کی اقسام

فعل کی زمانے کے اعتبار سے تین اقسام ہیں:

1) فعل ماضی یعنی وہ فعل جس میں فعل کا ہونا گذشتہ زمانے میں بتایا جارہا ہو مثلاً نَصَرَ زَیْدٌ یعنی زید نے مدد کی اس میں نَصَرَ فعل ماضی ہے کیونکہ زید کے مدد کرنے کو گذشتہ زمانے میں بتایا جارہا ہے۔

2) فعل مضارع یعنی وہ فعل جس میں فعل کا ہونا حال یا مستقبل میں بتایا جارہا ہو مثلاً یَنْصُرُ زَیْدٌ یعنی زید مدد کرتا ہے یا زید مدد کرے گا اس میں یَنْصُرُ فعل مضارع ہے۔

3) فعل امر یعنی وہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جارہا ہو مثلاً اُنْصُرْ یعنی مدد کر۔

فعل مضارع کو حکایت کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے اسے فعل مضارع حکائی کہتے ہیں اسکا ترجمہ ماضی استمراری کا ہوتا ہے حال یا مستقبل کا نہیں مثلاً اللہ نے فرمایا کَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ یَتَبَوَّءُ مِنْھَا حَیْثُ یَشَاءُ ترجمہ "یوں ہی ہم نے یوسف کے لئے زمین میں قدرت بخشی وہ اس میں سے جہاں چاہتا تھا ٹھکانہ بناتا تھا" یَتَبَوَّءُ کا ترجمہ حال یا مستقبل کا نہیں بلکہ ماضی استمراری کا ہورہا ہے وہ ٹھکانہ بناتا تھا مضارع حکائی قرآن مجید میں بہت استعمال ہوا ہے۔

فعل کی نسبت کے اعتبار سے دو اقسام ہیں:

1) فعل معروف یا فعل معلوم یعنی وہ فعل جس میں کام کی نسبت فاعل کی طرف ہو مثلاً قَتَلَ زَیْدٌ یعنی زید نے قتل کیا اس میں قتل کرنے کی نسبت فاعل زید کی طرف ہے۔

2) فعل مجھول یعنی وہ فعل جس میں کسی حالت میں فاعل مذکور نہ ہو مثلاً قُتِلَ زَیْدٌ یعنی زید قتل کردیا گیا تو اس میں قاتل مذکور نہیں نہ اسم ظاہر کی حالت میں نہ اسم ضمیر کی حالت میں۔

مفعول بہ کی ضرورت ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے فعل کی دو اقسام ہیں

1) فعل لازم وہ فعل جو مفعول بہ سے ملے بغیر معنی مکمل کرے مثلاً دَخَلَ زَیْدٌ ترجمہ زید داخل ہوا۔

2) فعل متعدی وہ فعل جو مفعول بہ سے ملے بغیر معنی مکمل نہ کرے مثلاً اَکَلَ زَیْدٌ سَمَکَۃً ترجمہ زید نے ایک مچھلی کھائی۔

فاعل اور نائب الفاعل میں فرق

فاعل یعنی فعل انجام دینے والا یہ مرفوع ہوتا ہے اور نائب الفاعل اس مفعول بہ کو بولتے ہیں جو فاعل مذکور نہ ہونے کی صورت میں فاعل کی جگہ لے لیتا ہے اور یہ بھی مرفوع ہوتا ہے مثلا قَتَلَ زَیْدٌ یعنی زید نے قتل کیا اس میں زید فاعل ہے کیونکہ یہ ہی قاتل ہے اور قُتِلَ زَیْدٌ یعنی زید قتل کیا گیا اس میں فاعل مذکور نہیں بلکہ زید مفعول بہ ہے جو فاعل کی جگہ ہے لہذا فاعل کی طرح مرفوع ہے اسے نائب الفاعل کہیں گے۔

معرفہ اور نکرہ کا بیان

یہ بحث علم نحو کی اہم ترین ابحاث میں سے ایک ہے جس کی بنیاد پر ہی آگے کی بہت ساری باتیں سمجھ آئیں گی۔ معرفہ یعنی وہ اسم جس سے کوئی معین شیء سمجھی جائے مثلا زید یہ ایک نام ہے جو اپنے نام والے معین شخص پر دلالت کررہا ہے اور جس سے معین شیء نہ سمجھی جائے اسے نکرہ کہتے ہیں مثلا ایک مرد۔

معرفہ کی سات اقسام ہیں:

1) اسم ضمیر وہ اسم جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے مثلا اَنَا یعنی میں، اَنْتَ یعنی تو، ھُوَ یعنی وہ۔

2) اسم علم وہ اسم جو کسی شخص یا کسی جگہ وغیرہ کا خاص نام ہو مثلا اَلْبَاکِسْتَانُ، مِصْرٌ، اَلشَّامُ۔

3) اسم اشارہ وہ اسم جس سے کسی طرف اشارہ کیا جائے مثلا ھٰذَا یعنی یہ، ذَالِکَ یعنی وہ۔

4) اسم موصول وہ اسم جو بعد والے جملے سے ملکر کسی جملے کا جزء بنتا ہے مثلا اَلَّذِیْ، اَلَّتِیْ وغیرہ۔

5) معرف باللام وہ اسم جس کے شروع میں ال ہو مثلا اَلْکِتَابُ۔

6) معرف بالاضافہ وہ اسم جو معرفہ کی طرف مضاف ہو مثلا قَلَمُ بِلَالٍ یعنی بلال کا قلم اس میں قلم معرف بالاضافہ ہے۔

7) معرف بالنداء وہ اسم جس کے شروع میں حرف نداء ہو مثلا یَا رَجُلُ یعنی اے مرد اس میں رجل معرف بالنداء ہے۔

جس میں ان میں سے ایک بھی علامت پائی جائے وہ معرفہ ہے ورنہ وہ اسم نکرہ کہلائے گا مثلا رَجُلٌ، عَبْدٌ، طِفْلٌ، اِمْرَءَۃٌ۔

مذکر و مؤنث کا بیان

جس اسم میں مؤنث کی علامت ہو اسے مؤنث کہتے ہیں مثلا اِمْرَءَۃٌ یعنی عورت اور جس اسم میں مذکر کی علامت ہو اسے مذکر کہتے ہیں مثلا اَلنُّوْرُ۔

تانیث کی تین علامتیں ہیں 1) آخر میں گول تاء کا ہونا مثلا بَقَرَۃٌ 2) آخر میں الف مقصورہ ہونا مثلا بُشْرٰی 3) آخر میں الف ممدودہ ہونا مثلا صَفْرَاءُ۔

مؤنث کی دو اقسام ہیں 1) مؤنث حقیقی 2) مؤنث لفظی

جس مؤنث کی ضد میں نر جاندار ہو اسے مؤنث حقیقی کہتے ہیں مثلا اَتَانٌ یعنی گدھی اسکی ضد میں نر جاندار گدھا آتا ہے اور جس مؤنث کی ضد میں نر جاندار نہ ہو اسے مؤنث لفظی کہتے ہیں مثلا وَرَقَۃٌ یعنی پتہ۔

قواعد و اصول:

1) جو نام مؤنث کے لئے استعمال ہوں وہ مؤنث ہوتے ہیں مثلا اُمٌّ یعنی ماں، اُخْتٌ یعنی بہن، بِنْتٌ یعنی بیٹی وغیرہ۔

2) بعض اسماء میں مؤنث کی علامت نہیں ہوتی مگر اہل عرب اسے مؤنث استعمال کرتے ہیں اسے مؤنث سماعی کہتے ہیں مثلا اَرْضٌ، شَمْسٌ، دَارٌ، نَارٌ، سَمَاءٌ۔

3) بعض اسماء اہل عرب مذکر و مؤنث دونوں طرح سے استعمال کرتے ہیں مثلا سَبِیْلٌ، طَرِیْقٌ، حَالٌ وغیرہ۔

4) جو اسم مذکر کا نام ہو یا صرف مذکر کے لئے بولا جاتا ہو وہ مذکر کہلائے گا اگرچہ اس میں تاء ہو مثلا طَلْحَۃٌ، خَلِیْفَۃٌ۔

واحد، تثنیہ اور جمع کا بیان

تعداد کے لحاظ سے اسم کی تین اقسام ہیں 1) واحد 2) تثنیہ 3) جمع

جس سے ایک فرد سمجھا جائے اسے واحد کہتے ہیں مثلا مُؤْمِنٌ اور جس سے دو فرد سمجھے جائیں اسے تثنیہ یا مثنی کہتے ہیں مثلا مُؤْمِنَانِ اور جس سے دو سے زیادہ افراد سمجھے جاتے ہوں اسے جمع یا مجموع کہتے ہیں مثلا مُؤْمِنُوْنٌ۔

جمع کی اقسام

جس جمع میں واحد کا صیغہ سلامت رہے اسے جمع سالم کہتے ہیں مثلا قَانِتٌ کی جمع قَانِتُوْنَ اور جس جمع میں واحد کی صیغہ سلامت نہ رہے اسے جمع مکسر کہتے ہیں مثلا قَلَمٌ کی جمع اَقْلَامٌ تو اقلام میں قلم کی صورت ٹوٹ گئی ہے اور درمیان میں الف داخل ہوگیا ہے یوں ہی نَهْرٌ سے اَنْهَارٌ، شَجَرٌ سے اَشْجَارٌ وغیرہ۔

جو جمع واحد کے آخر میں واو نون یا پھر یاء نون کا اضافہ کرکے بنائی جاتی ہے اسے جمع مذکر سالم کہتے ہیں مثلا مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنُوْنَ، صَالِحٌ سے صَالِحُوْنَ اور جو جمع واحد کے آخر میں الف اور تاء کا اضافہ کرکے بنائی جاتی ہو اسے جمع مؤنث سالم کہتے ہیں مثلا قَانِتَۃٌ سے قَانِتَاتٌ، صَالِحَۃٌ سے صَالِحَاتٌ یا مُؤْمِنَۃٌ سے مُؤْمِنَاتٌ وغیرہ۔

اصول و ضوابط:

1) واحد کے آخر میں الف نون، یاء نون اور یاء سے پہلے زبر لگادینے سے وہ تثنیہ بن جاتا ہے مثلا مُؤْمِنَانِ یعنی دو مومن مردیا مُؤْمِنَیْنِ تو یہاں یاء سے پہلے نون پر زبر ہے یعنی دو مومن مرد۔

2) جو اسم جمع نہ ہو مگر جمع کا معنی فراہم کرتا ہو اسے اسم جمع کہتے ہیں مثلا رَهْطٌ، قَوْمٌ۔

مرکب اضافی کا بیان

مرکب اضافی یعنی وہ جملہ ناقص جس میں ایک کلمے کی نسبت دوسرے کلمے کی طرف ہو مثلا عَبْدُ اللّٰہِ یعنی اللہ کا بندہ اس میں عبد کی نسبت اللہ کی طرف کی ہے اسے مضاف کہتے ہیں اور اللہ کی طرف نسبت ہے تو اللہ مضاف الیہ ہے یہ مرکب ناقص کی ایک قسم ہے۔

قواعد و ضوابط :

1)مضاف پر نہ تنوین آتی ہے نہ الف لام اور مضاف الیہ پر یہ دونوں چیزیں آسکتی ہیں لیکن ایک وقت میں ایک ہی چیز آئے گی مثلا عَبْدُ الرَّحْمنِ، کِتَابُ عَمْرٍو۔

2)مضاف اگر تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہو تو اس کے آخر سے نون تثنیہ اور نون جمع حذف ہوجاتا یعنی ہٹ جاتا ہے مثلا وَالِدَا رَجُلٍ یہ اصل میں وَالِدَانِ تھا جب اس کی اضافت رَجُلٍ کی طرف ہوگئی تو نون گر گیا اور وَالِدَا رَجُلٍ ہوگیا یوں ہی مُسْلِمُوْ کَرَاتِشِیْ یہ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا اضافت کی وجہ سے نون حذف کردیا گیا۔

3)مضاف ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور مضاف الیہ نکرہ اور معرفہ دونوں ہوسکتا ہے۔

4)ایک ترکیب میں ایک سے زائد مضاف اور مضاف الیہ بھی آتے ہیں مثلا قَلَمُ وَلَدِ زَیْدٍ اس میں قلم، ولد کی طرف مضاف ہے اور ولد، قلم کا مضاف الیہ ہے اور ولد، زید کی طرف مضاف ہے اور زید مضاف الیہ ہے تو اس میں ولد مضاف بھی ہے اور مضاف الیہ بھی۔

5)مضاف کا اعراب تبدیل ہوتا رہتا ہے لیکن مضاف الیہ ہمیشہ حالت جر میں رہتا ہے اور اکثر اس پر زیر آتا ہے مثلا جَاءَ وَلَدُ زَیْدٍ، رَاَیْتُ وَلَدَ زَیْدٍ، نَظَرْتُ اِلَی وَلَدِ زَیْدٍ۔

6)جب نکرہ کی اضافت نکرہ کی طرف ہو تو وہ نکرہ مخصوصہ بن جاتا ہے اور جب اسکی اضافت معرفہ کی طرف ہو تو وہ نکرہ معرفہ ہوجاتا ہے مثلا عَبْدُ اللّٰہِ، اِثْمُ آثِمٍ۔

7)مضاف اور مضاف الیہ کا اردو ترجمہ الٹ کرتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان کا کی کے کا ترجمہ آتا ہے مثلا قَلَمُ زَیْدٍ یعنی زید کا قلم یا کِتَابُ اُسْتَادٍ یعنی کسی استاد کی کتاب یا جَنَّۃُ آدَمَ یعنی آدم کا باغ۔

مرکب توصیفی کا بیان

وہ جملہ ناقص جس کا دوسرا جزء پہلے جزء کی صفت بن رہا ہو یعنی اسکی اچھائی یا برائی بیان کررہا ہو اسے مرکب توصیفی کہتے ہیں۔ اس کے پہلے جزء کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔

قواعد و ضوابط:

1) عربی میں موصوف پہلے آتا ہے اور صفت بعد میں آتی ہے لیکن اردو میں پہلے صفت بعد میں موصوف آتا ہے مثلا رَجُلٌ مُصَنِّفٌ یعنی مصنف مرد۔

2) صفت کبھی مفرد ہوتی ہے اور کبھی پورا جملہ صفت ہوتا ہے مثلا رَجُلٌ عَالِمٌ یعنی عالم مرد اس میں عالم رجل کی صفت ہے جو کہ مفرد ہے اور صفت کے جملہ ہونے کی مثال رَجُلٌ مَاتَ بِالسُّقُوْطِ یعنی "وہ مرد جو گر کر مرگیا ہے" میں رجل موصوف اور مات بالسقوط جملہ فعلیہ ہے جو رجل کی صفت واقع ہو رہا ہے۔

3) صفت جب مفرد واقع ہو تو یہ چند باتوں میں موصوف کے برابر ہونا ضروری ہے واحد، تثنیہ، جمع میں برابر ہونا ضروری ہے یعنی موصوف واحد ہو تو صفت بھی واحد ہوگی موصوف تثنیہ تو صفت تثنیہ اور موصوف جمع تو صفت بھی جمع ہوگی مثلا رَجُلٌ عَالِمٌ، رَجُلَانِ عَالِمَانِ، رِجَالٌ عُلَمَاءُ۔ رفع و نصب و جر میں بھی دونوں برابر ہونے ضروری ہیں مثلا رَجُلٌ عَالِمٌ، رَجُلًا عَالِمًا، رَجُلٍ عَالِمٍ یعنی موصوف و صفت پر آخری اعراب اکثر ایک جیسا ہوگا۔ مذکر و مؤنث میں برابر ہونا ضروری ہے مثلا رَجُلٌ عَالِمٌ یعنی عالم مرد اور اِمْرَءَةٌ عَالِمَةٌ یعنی عالمہ عورت۔

4) صفت اگر کوئی جملہ ہو تو اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو موصوف کی طرف لوٹتی ہے مثلا رَجُلٌ مَاتَ بِالسُّقُوْطِ میں مات میں ھو ضمیر پوشیدہ ہے جو رجل کی طرف لوٹ رہی ہے یوں ہی رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ میں ہ ضمیر رجل کی طرف لوٹ رہی ہے۔

5) موصوف اگر جمع مکسر ہو اور غیر عاقل یا مؤنث عاقل ہو تو اس کی صفت واحد مؤنث یا جمع مؤنث آتی ہے مثلا اَشْجَارٌ مُثْمِرَةٌ یعنی پھلدار درخت اس میں اشجار یعنی درخت کی جمع غیر عاقل ہے تو اسکی صفت مؤنث آئی یوں ہی نِسَاءٌ صَالِحَاتٌ میں نساء مؤنث عاقل کی جمع مکسر ہے لہذا اسکی صفت جمع مؤنث آئی ہے۔

5) موصوف مذکر عاقل ہو اور جمع مکسر ہو تو صفت واحد مؤنث یا جمع مذکر دونوں آسکتی ہیں مثلا اَطْفَالٌ صَغِيْرَةٌ اس میں اطفال یعنی بچے جو مذکر عاقل ہیں اور انکی جمع مکسر آئی ہے تو اسکی صفت مؤنث واحد آئی ہے صغیرہ اور رِجَالٌ كِبَارٌ میں رجال کی صفت مذکر یعنی کبار آئی ہے رجال یعنی مرد کی جمع یہ مذکر عاقل ہے اور جمع مکسر ہے لہذا اسکی صفت کبار یعنی بڑے جمع مذکر آئی ہے۔

6) غیر اور ذات یہ اکثر نکرہ کی صفت واقع ہوتے ہیں مثلا دَخَلْتُ وَادِيًا غَيْرَ زَرْعِيٍّ ترجمہ میں غیر زرعی وادی میں داخل ہوا اور مثلا جِئْتُ مِنْ بَيْتٍ ذَاتِ رَاحَةٍ ترجمہ میں راحت والے گھر سے آیا۔

جملہ فعلیہ کا بیان

جملہ فعلیہ وہ جملہ جس کا پہلا حصہ فعل ہو مثلا رَحِمَ اللّٰهُ، كُتِبَ الْقِتَالُ۔

اصول و ضوابط:

1) جس اسم کی طرف فعل معروف کی نسبت ہو اسے فاعل کہتے ہیں اگرچہ وہ اسم ظاہر ہو یا اسم ضمیر ہو مثلا كَتَبَ زَيْدٌ یعنی زید نے لکھا اس میں لکھنے کی نسبت و اسناد زید کی طرف کردی گئی ہے جو کہ اسم ظاہر ہے یوں ہی ضَرَبَ یعنی اس نے مارا اس میں فعل کی نسبت غائب کی طرف کی گئی ہے اور اسکے لئے ھو ضمیر محذوف ہے جس کی طرف فعل کی نسبت ہے تو ان دونوں صورتوں میں جس کی طرف فعل کی نسبت کی جارہی ہے اسے فاعل (فعل کرنے والا) کہتے ہیں۔

2) جس اسم کی طرف فعل مجھول کی نسبت ہو اسے نائب الفاعل کہتے ہیں مثلاً قُتِلَ زَیْدٌ یعنی زید قتل کیا گیا اس میں زید نائب الفاعل ہے کیونکہ قُتِلَ فعل مجھول کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے۔

3) فاعل اور نائب الفاعل مرفوع ہوتے ہیں۔

4) فاعل یا نائب الفاعل اسم ظاہر ہو یعنی ضمیر نہ ہو تو اسکا فعل ہمیشہ واحد آئے گا مثلاً قَامَ زَیْدٌ، قَامَ وَلَدَانِ، قَامَ الْعُلَمَاءُ ان سب میں فاعل واحد و تثنیہ و جمع ہے لیکن فعل اپنی حالت پر واحد ہی ہے۔ اگر فاعل ضمیر ہو تو فعل اس ضمیر کے مرجع کے مطابق آئے گا مثلاً اَلطِّفْلُ قَامَ یعنی بچہ کھڑا ہوا اس میں قام میں ھو ضمیر ہے جسکا مرجع الطفل ہے یعنی ھو ضمیر الطفل کی طرف لوٹ رہی ہے تو یہ فعل قام ، الطفل کے مطابق واحد اور مذکر ہوگا جیسا کہ ہے۔

5) فاعل یا نائب الفاعل مؤنث لفظی ہو یا اسم جمع ہو یا جمع مکسر ہو تو فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں لاسکتے ہیں مثلاً طَلَعَ شَمْسٌ اسے طَلَعَتْ شَمْسٌ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ شمس مؤنث لفظی ہے یوں ہی نَصَرَ قَوْمٌ اور جَاءَ رِجَالٌ میں نَصَرَتْ قَوْمٌ اور جَاءَتْ رِجَالٌ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ قوم اسم جمع اور رجال جمع مکسر ہے۔

6) مفعول اکثر فعل اور فاعل کے بعد آتا ہے مثلاً اَکَلَ بِلَالٌ خُبْزًا یعنی بلال نے روٹی کھائی۔

7) فاعل اور نائب الفاعل کبھی مضاف یا موصوف بھی ہوتا ہے مثلاً قَالَ رَئِیْسُ الْقَوْمِ میں رئیس فاعل ہے جو القوم کیطرف مضاف ہے یوں ہی قُتِلَ الْاِبْنُ الصَّالِحُ یعنی نیک بیٹا قتل کردیا گیا اس میں الابن نائب الفاعل ہے اور موصوف ہے الصالح اسکی صفت ہے۔

جملہ اسمیہ کا بیان

جس جملے کا پہلا جزء اسم ہو وہ اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں مثلاً اَلْقُرْآنُ یَسِیْرٌ یعنی قرآن آسان ہے۔

قواعد و ضوابط:

1) جملہ اسمیہ کے پہلے جزء کو مبتدا یا مسند الیہ اور دوسرے جزء کو خبر یا مسند بھی کہتے ہیں مثلاً اَللّٰہُ حَکِیْمٌ میں اللہ مبتدا اور حکیم خبر ہے اور حکیم ہونے کی نسبت و اسناد اللہ کی طرف ہو رہی ہے۔

2) مبتدا معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے مثلاً زَیْدٌ فَقِیْہٌ یعنی زید فقیہ ہے اس میں زید معرفہ ہے اور عِلْمُ رَجُلٍ قَلِیْلٌ یعنی کسی مرد کا علم قلیل ہے اس میں قلم نکرہ مخصوصہ ہے کیونکہ نکرہ ہی کی طرف مضاف ہے۔

3) اگر مبتدا اور خبر دونوں معرف باللام ہوں تو دونوں کے درمیان مبتدا کے مطابق ایک ضمیر آتی ہے مثلاً فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ اس میں ھم ضمیر ہے یا اَللّٰہُ ھُوَ الْمَسِیْحُ اس میں ھو ضمیر مبتدا و خبر کے درمیان ہے جو مبتدا یعنی لفظ اللہ کے مطابق ہے یعنی واحد اور مذکر ہے۔

4) خبر بھی مبتدا کی طرح مرفوع ہوتی ہے۔

5) خبر مفرد ہو مذکر و مؤنث واحد و تثنیہ و جمع میں بتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ خبر جملہ بھی ہوتی ہے۔

6) خبر اگر جملہ ہو تو عموما اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو بتدا کی طرف لوٹتی ہے اور اسکے مطابق بھی ہوتی ہے مثلا زَیْدٌ جَاءَ یعنی زید آیا اس میں جَاءَ میں ھو ضمیر پوشیدہ ہے جو بتدا زید کی طرف لوٹ رہی ہے اور زید کی طرح مذکر اور واحد بھی ہے۔

7) خبر اگر جار مجرور ہو تو وہ ایسے فعل یا شبہ فعل محذوف کے متعلق ہوگی جو مذکر مؤنث واحد و تثنیہ و جمع ہونے میں بتدا کے مطابق ہو مثلا زَیْدٌ فِي الدَّارِ یعنی زید گھر میں ہے دراصل جار مجرور فی الدار سے پہلے مَوْجَوْدٌ شبہ فعل یا وُجِدَ فعل محذوف ہے جار مجرور جس کے متعلق ہے اور وہ فعل یا شبہ فعل بتدا کے ہر طرح سے مطابق بھی ہے تو اصل عبارت یوں ہی ہے زَیْدٌ مَوْجَوْدٌ فِي الدَّارِ زید بتدا اور مَوْجَوْدٌ فِي الدَّارِ خبر ہے اور فِي الدَّارِ، مَوْجَوْدٌ شبہ فعل کے متعلق ہے اور مَوْجَوْدٌ، زَیْدٌ کے موافق ہے۔

8) بتدا اگر غیر عاقل یا مؤنث عاقل ہو اور جمع مکسر ہو تو خبر واحد مؤنث یا جمع مؤنث آتی ہے مثلا اَلْجِبَالُ شَامِخَةٌ، اَلْجِبَالُ شَامِخَاتٌ اَلْجِبَالُ کی خبر شَامِخَةٌ اور شَامِخَاتٌ دونوں آسکتی ہے کیونکہ الجبال جبل کی جمع مکسر ہے اور غیر عاقل ہے کیونکہ اسکا معنی پہاڑ ہے یہ غیر عاقل ہے اسکی خبر شَامِخَةٌ واحد مؤنث اور شَامِخَاتٌ جمع مؤنث دونوں آسکتی ہے۔

9) بتدا اگر مذکر عاقل ہو اور جمع مکسر ہو تو خبر واحد مؤنث یا جمع مذکر دونوں آسکتی ہے مثلا اَلرِّجَالُ عَالِمَةٌ یعنی مرد عالم ہیں اس میں رجال مذکر عاقل ہیں اور جمع مکسر ہے تو اسکی خبر واحد مؤنث عالمۃ آسکتی ہے یوں ہی اَلرِّجَالُ عُلَمَاءُ بھی آسکتی ہے کیونکہ یہ جمع مذکر ہے۔

معرب و مبنی کا بیان

معرب اس اسم کو کہتے ہیں جس کا آخر تبدیل ہوسکتا ہو مثلا جَاءَ زَیْدٌ، رَاَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ اس مثال میں زید کے آخر میں اعراب کی تبدیلی آرہی ہے پہلے رفع تھا پھر نصب پھر جر آگیا تو زید معرب ہوا۔

مبنی اس اسم کو کہتے ہیں جس کا آخر تبدیل نہ ہوسکتا ہو مثلا جَاءَ ذَالِكَ، رَاَیْتُ ذَالِكَ، مَرَرْتُ بِذَالِكَ اس میں ذلک کا آخر ہر صورت میں یکساں ہے یہ ذلک مبنی ہے۔

عامل و معمول کی تشریح

عامل اسے کہتے ہیں جو رفع یا نصب یا جر دے اور جس پر یہ رفع و نصب و جر ہو اسے معمول کہتے ہیں اس عامل کی دو اقسام ہیں 1) عامل لفظی 2) عامل معنوی۔

عامل لفظی وہ عامل جو لفظوں میں آسکے مثلا جَاءَ زَیْدٌ اس میں زید پر رفع جاء فعل کی وجہ سے آیا ہے اور جاء لفظوں میں ہے۔ عامل معنوی وہ عامل جو لفظوں میں نہ آسکے مثلا زَیْدٌ غَنِيٌّ اس میں زید بتدا ہے اور غنی خبر ہے ان دونوں پر رفع ہے جب کہ انکا کوئی عامل لفظوں میں نہیں ہے انکا عامل معنوی ہے۔

اعراب و محل اعراب کا بیان

جمع مؤنث سالم

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَتْ مُسْلِمَاتٌ	رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

اسماء ستہ

اس میں مراد یہ چھ اسماء ہیں اَبٌ،اَخٌ،فَمٌ،حَمٌ،هَنٌ اور ذُوْ یہ اسماء اصل میں اَبَوٌ،اَخَوٌ،فَوَهٌ،حَمَوٌ،هَنَوٌ اور ذُوْو تھے انکی حالت رفعی واو اور حالت نصبی الف اور حالت جری یاء سے آتی ہے مثلا

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ اَبُوْكَ	رَاَیْتُ اَبَاكَ	مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ

ان اسماء کے یہ اعراب ان صورت میں ہیں جب یہ واحد ہوں اور انکی تصغیر نہیں ہو اور یائے متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں جیسا کہ مثال میں ہے۔

تثنیہ اور اسکے ملحقات

تثنیہ سے مراد وہ اسم ہے جو واحد میں الف اور نون یا یاء اور نون کے اضافے کی وجہ سے دو افراد پر دلالت کرتا ہے مثلا رَجُلَانِ یعنی دو مرد اس کے ملحقات سے مراد وہ اسماء ہیں جو تثنیہ تو نہیں ہیں لیکن تثنیہ کے معنی سے مشابہت رکھتے ہیں جیسے كِلَا، كِلْتَا، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ انکی حالت رفعی الف ما قبل مفتوح اور حالت نصبی و جری یاء ساکن ما قبل مفتوح سے آتی ہے مثلا

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ رَجُلَانِ وَ كِلَاهُمَا وَ اِثْنَانِ	رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ وَ كِلَیْهِمَا وَ اِثْنَیْنِ	مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ وَ كِلَیْهِمَا وَ اِثْنَیْنِ

خیال رہے کہ كِلَا اور كِلْتَا کا یہ اعراب اس وقت ہوتا ہے جب یہ دونوں اسم ضمیر کی طرف مضاف ہو رہے ہوں اور اگر اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو تو اسکے اعراب لفظوں میں نہیں ہوتے تقدیری ہوتے ہیں

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ كِلَا الرَّجُلَیْنِ	رَاَیْتُ كِلَا الرَّجُلَیْنِ	مَرَرْتُ بِكِلَا الرَّجُلَیْنِ

جمع مذکر سالم اور اسکے ملحقات

جمع مذکر سالم کی وضاحت ہوچکی ہے اور اسکے ملحقات سے مراد وہ اسماء ہیں جو جمع تو نہ ہوں لیکن لفظا یا معنی جمع مذکر سالم سے مشابہ ہوں جیسے اُولُوْا اور عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کی دہائیاں۔ انکی حالت رفعی واو جس سے قبل ضمہ ہو اور حالت نصبی و جری یاء ساکن جسے سے قبل کسرہ ہو سے آتی ہے مثلا

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وَاُولُوْمَالٍ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا	رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ وَاُولِیْ مَالٍ وَ عِشْرِیْنَ رَجُلًا	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ وَاُولِیْ مَالٍ وَ عِشْرِیْنَ رَجُلًا

اسم مقصور اور جمع مذکر سالم کے علاوہ جو اسم یاء متکلم کی طرف مضاف ہو

اسم مقصور یعنی جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو مثلا مُوْسی، حُبْلی، بُشْری وغیرہ اور جمع مذکر سالم کے سوا جو اسم یاء متکلم کی طرف مضاف ہو ان دونوں کی حالت رفعی و نصبی و جری لفظا وہ ہی رہتی ہیں یعنی ضمہ، فتحہ، کسرہ تقدیری ہوتے ہیں مثلا

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ مُوْسی وَغُلَامِیْ	رَاَیْتُ مُوْسی وَغُلَامِیْ	مَرَرْتُ بِمُوْسی وَغُلَامِیْ

اسم منقوص

اس سے مراد وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء جس سے قبل کسرہ ہو مثلا اَلْقَاضِیْ وغیرہ۔ اسکی حالت رفعی و جری میں لفظا کوئی فرق نہیں ہوتا اور حالت نصبی فتحہ لفظی سے آتی ہے مثلا

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ الْقَاضِیْ	رَاَیْتُ الْقَاضِیَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ

جمع مذکر سالم جو یاء متکلم کی طرف مضاف ہو

اسکی مثال جیسے مسلمی اسکی حالت رفعی و نصبی و جری ایک ہی جیسی رہتی ہے اور اسے یوں بھی کہتے ہیں اسکی حالت رفعی واو تقدیری سے اور حالت نصبی و جری یاء لفظی سے آتی ہے مثلا

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
جَاءَ مُسْلِمِیَّ	رَاَیْتُ مُسْلِمِیَّ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ

فائدہ

مسلمی حالت رفعی میں مُسْلِمُوْنَ یَ تھا نون اضافت کی وجہ سے گرگیا مُسْلِمُوْیَ ہوگیا پھر واو کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کردیا یعنی دونوں کو ملا دیا تو مُسْلِمِیَّ ہوگیا۔ حالت نصبی و جری میں مُسْلِمِیْنَ یَ تھا نون اضافت کی وجہ سے گرگیا مُسْلِمِیْیَ ہوا پھر یاء کا یاء میں ادغام کردیا تو مُسْلِمِیَّ ہوگیا۔

معرب و مبنی کی اقسام کا بیان

معرب کی اقسام

اسکی دو قسمیں ہیں 1) وہ کلمہ جو ترکیب میں واقع ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ بھی نہ ہو مثلاً نَصَرَ زَیْدٌ اس میں زید معرب ہے اور اسے اسم متمکن بھی کہتے ہیں۔ 2) فعل مضارع جو نون جمع مؤنث اور نون تاکید سے خالی ہو جیسے یَکْتُبُ یعنی وہ لکھتا ہے۔

مبنی کی اقسام

اسکی دو قسمیں ہیں 1) مبنی الاصل 2) مشابہ مبنی الاصل۔

مبنی الاصل کی تعریف

وہ کلمہ جو مبنی ہونے میں اصل ہو کسی دوسرے کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو یہ تین ہیں 1) فعل ماضی جیسے دَرَسَ 2) فعل امر حاضر معروف جیسے اِقْرَءْ 3) تمام حروف معانی جیسے مِنْ ،اِلٰی، عَنْ۔

تنبیہ : جملہ مبنی کے حکم میں ہوتا ہے نیز معرب جب ترکیب میں واقع نہ ہو جیسے زَیْدٌ، فَرَسٌ، قَلَمٌ وغیرہ اور فعل مضارع بھی جب نون جمع مؤنث اور نون تاکید کے ساتھ ہو مبنی ہوتا ہے۔

مشابہ مبنی الاصل کی تعریف

وہ اسم جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو مثلاً مَتٰی، اَیْنَ وغیرہ کہ یہ حرف استفہام کے مشابہ ہیں کیونکہ یہ معنی استفہام پر مشتمل ہیں اسے اسم غیر متمکن بھی کہتے ہیں۔

مشابہ مبنی الاصل کی اقسام

اسکی آٹھ اقسام ہیں 1) ضمائر مثلاً اَنَا، اَنْتَ، ھُوَ وغیرہ 2) اسماء موصولہ مثلاً اَلَّذِیْ، اَلَّذِیْنَ، اَلَّتِیْ وغیرہ 3) اسماء اشارہ جیسے ھٰذَا، ھٰؤُلَاءِ، ھٰذِہٖ وغیرہ 4) اسماء ظروف جیسے قَبْلَ، بَعْدَ، فَوْقَ وغیرہ 5) اسماء افعال جیسے ھَیْہَاتَ، اُفٍّ، نَزَالِ وغیرہ 6) اسماء اصوات جیسے نَخْ نَخْ، غَاقِ غَاقِ، دَقْ دَقْ وغیرہ آوازیں 7) اسماء کنایہ جیسے کَیْتَ، ذَیْتَ، کَذَا وغیرہ 8) مرکبات بنائیہ (وہ مرکبات ناقصہ جن کا دوسرا جز حرف عطف کو شامل ہو جیسے اَحَدَعَشَرَ، سِیْبَوَیْہٖ وغیرہ۔

افعال ناقصہ کا بیان

افعال ناقصہ وہ افعال جو اپنے فاعل کے ساتھ مل کر جملہ نہیں بنتے بلکہ اسکے لئے انکی خبر کی بھی ضرورت ہوتی ہے یہ سترہ (17) ہیں ۱) کَانَ ۲) صَارَ ۳) ظَلَّ ۴) بَاتَ ۵) اَصْبَحَ ۶) اَضْحٰی ۷) اَمْسٰی ۸) عَادَ ۹) آضَ ۱۰) غَدَا ۱۱) رَاحَ ۱۲) مَا زَالَ ۱۳) مَا اِنْفَکَّ ۱۴) مَا بَرِحَ ۱۵) مَا فَتِیَٔ ۱۶) مَا دَامَ ۱۷) لَیْسَ۔

افعال ناقصہ کا عمل

یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور اسکے مبتدا کو اسم کہتے ہیں مثلا کَانَ زَیْدٌ اَسِیْرًا یعنی زید اسیر تھا۔

1) کَانَ اس کا استعمال بہت ہوتا ہے اور یہ چار طریقوں سے استعمال ہوتا ہے 1) فعل ناقص کے طور پر استعمال ہوتا ہے یعنی اس صورت میں اسکی خبر آنا ضروری ہوتی ہے مثلا کَانَ زَیْدٌ قَایِمًا یعنی زید کھڑا تھا 2) فعل تام کے طور پر استعمال ہوتا ہے اس صورت میں صرف اسکی خبر آنا ضروری نہیں بس فاعل آنا کافی ہوتا ہے مثلا کَانَ الْمَطَرُ یعنی بارش ہوئی 3) کبھی صفت کی تبدیلی بیان کرنے کے لئے آتا ہے مثلا کَانَ الشَّجَرُ مُثْمِرًا یعنی درخت پھلدار ہوگیا 4) کبھی یہ زائدہ ہوتا ہے اس صورت میں اسکا ترجمہ نہیں ہوتا مثلا کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا یعنی اللہ علیم حکیم ہے۔

2) صَارَ یہ اپنے اسم کی حالت و صفت کو تبدیل کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلا صَارَ الْمَاءُ حَارًّا یعنی پانی گرم ہوگیا۔

3 ـ 7) اَصْبَحَ، اَضْحٰی، اَمْسٰی، ظَلَّ، بَاتَ یہ پانچوں اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ انکا اسم انکی خبر کے ساتھ ان کے اوقات میں متصف ہیں مثلا اَصْبَحَ خَالِدٌ مُتَکَلِّمًا یعنی خالد نے صبح کے وقت بات کی مثلا اَضْحَی الْاُسْتَاذُ مُعَلِّمًا یعنی استاد نے چاشت کے وقت تعلیم دینا شروع کی مثلا اَمْسَی الطِّفْلُ آکِلًا یعنی بچے نے شام کے وقت کھانا شروع کیا مثلا ظَلَّ الْعَالِمُ مُسَافِرًا یعنی عالم نے دن کے وقت سفر کیا مثلا بَاتَ حَمِیْدٌ نَایِمًا یعنی حمید رات کے وقت سویا۔ اگر متصل قرینہ پایا جائے تو یہ صار کے معنی میں بھی آسکتے ہیں۔

اصبح یہ صار کے معنی میں بھی آتا ہے مثلا قرآن مجید میں ہے اَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ یعنی وہ اپنے گھر میں گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے تھے مثلا فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا یعنی پھر تم اس اللہ کی نعمت سے بھائی بھائی ہوگئے مثلا فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ یعنی پھر وہ نقصان اٹھانے والا بن گیا مثلا فَاَصْبَحُوْا بِهَا کٰفِرِیْنَ یعنی پھر وہ اسکے منکر ہوگئے۔

اَصْبَحَ یہ فعل شروع کے طور پر بھی آتا ہے مثلا قرآن مجید میں ہے فَاَصْبَحَ یُقَلِّبُ کَفَّیْهِ عَلٰی مَآ اَنْفَقَ فِیْهَا یعنی پھر وہ اس مال پر اپنے ہاتھ ملنے لگا جو اس نے اس باغ پر خرچ کیا تھا۔

8 ـ 11) مَا زَالَ، مَا بَرِحَ، مَا فَتِیَٔ، مَا اِنْفَکَّ یہ چاروں افعال خبر کے تسلسل کو بیان کرتے ہیں مثلا مَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰی جَعَلْنٰهُمْ حَصِیْدًا خٰمِدِیْنَ یعنی "یہ ہی انکی پکار لگی رہی حتی کہ ہم نے انھیں بجھی ہوئے کٹی کھیتی بناڈالا" مثلا لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ یعنی "انکی بنائی ہوئی عمارت (مسجد) انکے دلوں میں شک بنی رہے گی" اور باقی تین بھی ایسے ہی ہیں۔

12) مَا دَامَ یہ ما قبل فعل کی مدت کو واضح کرنے کے لئے لایا جاتا ہے مثلا قَالُوْا یَا مُوْسیٰ اِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا اَبَدًا مَا دَامُوْا فِیْهَا یعنی " اے موسی ہم کبھی بھی اس جگہ داخل نہ ہونگے جب تک وہ لوگ وہاں ہیں "

13۔۔16) عَادَ، آضَ، غَدَا، رَاحَ یہ چاروں مستقل افعال ہیں لیکن جب فعل ناقص کے طور پر استعمال ہوتے ہیں تو صَارَ کے معنی میں آتے ہیں مثلا عَادَ زَیْدٌ غَنِیًّا یعنی زید غنی ہوگیا باقی بھی ایسے ہی ہیں۔

17) لَیْسَ یہ اپنے اسم سے زمانہ حال میں خبر کی نفی کرنے کے لئے آتا ہے مثلا قرآن مجید میں ہے لَیْسَ الذَّکَرُ کَالْاُنْثٰی یعنی مذکر مؤنث کی طرح نہیں ہے اور فرمایا لَیْسَ عَلَیْكَ هُدَاهُمْ یعنی " اے بندے تجھ پر انکی ہدایت کرنا لازمی نہیں ہے " اور لیس کی خبر پر باء زائدہ داخل ہوتا ہے جسکا ترجمہ نہیں ہوتا لیس کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔

(*) افعال ناقصہ کی خبر اپنے اسماء پر مقدم ہوجاتی ہے مثلا کَانَ قَائِمًا زَیْدٌ اور خبر اپنے ان افعال پر مقدم بھی ہوجاتی ہے جنکے شروع میں ما نہیں آتا مثلا قَائِمًا کَانَ زَیْدٌ۔

حروف مشبہ بالفعل کا بیان

حروف مشبہ بالفعل یہ وہ حروف ہیں جو فعل میں مشابہت رکھتے ہیں یہ چھ ہیں اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ، لَیْتَ، لَعَلَّ۔

قواعد و ضوابط :

1) یہ تمام حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں مثلا قرآن مجید میں ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی " بے شک اللہ ہر شیء پر خوب قادر ہے "۔

2) انکی خبریں نہ اسم پر مقدم ہوسکتی ہیں نہ ان حروف پر ہاں انکی خبر اسم پر اس صورت میں مقدم ہوسکتی ہے جب خبر ظرف ہو یعنی اس میں کسی شیء کا ہونا بیان کیا جارہا ہو مثلا اِنَّ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابًا عَظِیْمًا یعنی " بے شک آخرت میں بڑی سزا ہے " فی الآخرۃ خبر ہے جو عذابا عظیما جو کہ اسم ہے اس پر مقدم ہے اور یہ خبر ظرف ہے۔

3) بعض اوقات ان حروف کے بعد ما لگ جاتا ہے اس صورت میں معنی میں حصر پیدا ہوجاتا ہے اور صرف کا ترجمہ کیا جاتا ہے اور اعرابی تبدیلی بھی آتی ہے وہ یہ ہے کہ اسکا اسم منصوب نہیں رہتا حسب سابق مرفوع ہوجاتا ہے مثلا اِنَّمَا اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ یعنی " تمہارا آقا صرف ایک ہے " اِلٰهُکُمْ مرفوع ہے منصوب نہیں ہے حالانکہ وہ انما کا اسم ہے۔ انما بعض اوقات حصر کے بجائے مبالغہ پیدا کرنے کے لئے بھی آتا ہے اسکا استعمال قرآن مجید میں بھی ہوا ہے ۔

ان حروف کا معنوی استعمال :

1) اِنَّ (بے شک) یہ مضمون جملہ میں تاکید و استحکام پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے مثلا اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی " بے شک تو عظیم اخلاق پر فائز ہے "۔

2) اَنَّ (کہ) یہ تفسیر کے لئے آتا ہے اور یہ جملے کو مفرد کی تاویل میں کرکے اس میں مصدری معنی پیدا کرتا ہے مثلا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی کیا تجھے علم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کا اختیار صرف اللہ کا ہے۔

3) کَاَنَّ (گویا کہ یا جیسے کہ) یہ ایک شیء کو دوسری شیء کے ساتھ تشبیہ دینے کے لئے آتا ہے ترجمہ دیکھیں مثلا اللہ نے فرمایا فَجَعَلْنٰھُمْ حَصِیْدًا کَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ یعنی "پھر ہم نے انھیں کٹی ہوئی کھتی بناڈالا گویا کہ وہ کل آباد ہی نہ ہوں" اور فرمایا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا یعنی "جو کسی کو بغیر کسی نفس یا زمین میں بگاڑ کے بدلے قتل کرڈالے تو یہ ایسا ہے جیسے کہ اس نے سارے انسانوں کو قتل کردیا ہو"۔

4) لٰکِنَّ (لیکن، بلکہ) یہ استدراک یعنی تلافی کے لئے لایا جاتا ہے مثلا اللہ نے فرمایا مَا ظَلَمَھُمُ اللّٰہُ وَلٰکِنْ کَانُوْا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ یعنی "اللہ نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ وہ خود ہی پر ظلم کیا کرتے تھے" یعنی اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ انھوں نے بھی خود پر ظلم نہ کیا ہو بلکہ وہ خود ہی پر ظلم کیا کرتے تھے یہ تلافی ہے۔

5) لَیْتَ (کاش) یہ حرف تمنا و آرزو کے اظہار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے مثلا لیت زیدا موجودا یعنی کاش زید موجود ہوتا اور اللہ نے فرمایا یَا لَیْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا یعنی (جھنمی کہیں گے) "اے کاش کہ ہم اللہ کی اطاعت کرتے اور ہم رسول کی اطاعت کرتے"۔

6) لَعَلَّ (شاید) یہ کسی شیء میں امید بیان کرنے کے لئے آتا ہے مثلا لَعَلَّ الْمَطَرَ یَنْزِلُ یعنی شاید بارش اترے گی اور یہ وجہ و علت بیان کرنے کے لئے بھی آتا ہے اور اس معنی میں یہ حرف قرآن کریم میں بہت زیادہ آیا ہے مثلا لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ یعنی تاکہ تم پرہیزگار بنو اور لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ یعنی تاکہ تم عقل استعمال کرو۔

لائے نفی جنس کا بیان

لائے نفی جنس وہ حرف لا ہے جو اپنے بعد آنے والے کی جنس کی نفی کردے اور آسان الفاظ میں وہ حرف لا جو بعد میں آنے والے کی جڑ سے ہی نفی کردے مثلا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی "کوئی آقا نہیں مگر اللہ" اور ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ یعنی "یہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں"۔

قواعد و ضوابط:

1) لائے نفی جنس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اپنے اسم کو فتحہ دیتا ہے جبکہ اسکا اسم معرفہ نہ ہو یا لا اور اسکے اسم کے درمیان فاصلہ نہ ہو ورنہ اسم پر فتحہ نہ دے گا مثلا لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا بَکْرٌ یعنی نہ میرے پاس زید ہے نہ بکر تو زید پر دو پیش ہیں یوں ہی لَا فِی الدَّارِ رَجُلٌ یعنی گھر میں کوئی مرد نہیں ہے یہاں رجل پر دو پیش ہیں۔

ما ولا مشابہ لیس کا بیان

ما ولا مشابہ لیس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور لیس کی طرح اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور اسہی کی طرح نفی کا معنی دیتے ہیں مثلا مَا زَیْدٌ قَائِمًا یعنی زید کھڑا نہیں ہے اسہی مشابہت کی بنیاد پر انھیں مشابہ لیس کہتے ہیں۔

قواعد و ضوابط :

1) اگر ان کا اسم ان سے پہلے آجائے یا انکی خبر الا کے بعد واقع ہو یا ما اور اسکے اسم کے درمیان ان زائد سے فاصلہ آجائے تو ما ولا مشابہ لیس کا اعرابی عمل باطل ہوجاتا ہے مثلا مَا قَائِمٌ زَیْدٌ اور مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اور مَا اِنْ اَنْتُمْ ذَاهِبُوْنَ ۔

2) لا نکرہ پر ہی داخل ہوتا ہے اور ما نکرہ اور معرفہ دونوں پر داخل ہوجاتا ہے یعنی لَا زَیْدٌ شَاعِرًا نہیں کہہ سکتے اور مَا هٰذَا بَشَرًا اور مَا رَجُلٌ نَائِمًا دونوں کہہ سکتے ہیں ۔

3) لیس کی طرح ما کی خبر پر بھی باء زائدہ داخل ہوتی ہے مثلا اللہ نے فرمایا مَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۔

4) کبھی لا کے آخر میں ت کا اضافہ کردیا جاتا ہے اس حالت میں اسکا اسم محذوف ہوتا ہے مثلا اللہ نے فرمایا فَنَادَوْا وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ تو محذوف عبارت یوں ہے لَاتَ الْحِيْنَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔

5) حرف ان بھی نفی کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلا اللہ نے فرمایا اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ یعنی فیصلہ نہیں ہے مگر اللہ کا ۔

افعال مقاربہ کا بیان

افعال مقاربہ وہ افعال ہیں جو خبر کو اسم کے قریب کرتے ہیں وہ یہ ہے عَسٰى، كَادَ، كَرُبَ، اَوْشَكَ یہ افعال ناقصہ کی طرح اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ انکی خبر فعل مضارع ہوتی ہے مثلا کرب الماء یتجمد یعنی قریب ہے کہ پانی منجمد ہوجائے اور اللہ نے فرمایا عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَ عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ یعنی قریب ہے کہ تم کسی شیء کو مکروہ سمجھو اور وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور قریب ہے کہ تم کسی شیء کو پسند کرو اور وہ تمہارے لئے شر ہو ۔

افعال رجاء وہ افعال ہیں جن کے خبر کے حاصل ہونے کی امید ہو عَسٰى، حَرٰى، اِخْلَوْلَقَ مثلا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ یعنی امید ہے کہ تمہارا آقا تم پر رحم کرے ۔

افعال شروع وہ افعال جو خبر کے شروع ہونے پر دلالت کرتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں اَنْشَاَ، طَفِقَ، اَخَذَ، جَعَلَ، عَلَقَ، قَامَ، اَقْبَلَ، اَصْبَحَ مثلا اللہ نے فرمایا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ یعنی " اور وہ دونوں خود پر باغ کے پتے چپکنا شروع ہوگئے "

اسماء افعال کا بیان

اسماء افعال وہ افعال ہیں جن میں فعل کا معنی پائے جائیں لیکن وہ فعل کی علامت کو قبول نہ کریں یہ اسماء کبھی فعل ماضی اور کبھی فعل امر کا معنی دیتے ہیں یہ اپنے بعد والے اسم کو رفع دیتے ہیں

1) هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ یعنی دور ہوا مثلا هَيْهَاتَ زَيْدٌ یعنی زید دور ہوا ۔

2) شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ یعنی جدا ہو مثلا شَتَّانَ زَيْدٌ وَ عُمَرُ یعنی زید و عمر جدا ہوئے ۔

3) سَرْعَانَ بمعنی اَسْرَعَ یعنی تیز ہوا مثلا سَرْعَانَ الْبَاصُ ترجمہ بس تیز ہوئی ۔

4) رُوَیْدَ بمعنی اَمْهِلْ (مہلت دے) مثلا اللہ نے فرمایا اَمْهِلْهُمْ رُوَیْدًا ترجمہ انھیں مہلت دے ۔

5) بَلْهَ بمعنی دَعْ (چھوڑ دے) مثلا بَلْهَ خَالِدًا ترجمہ خالد کو چھوڑ دے ۔

6) حَیَّهَلَ بمعنی اِیْتِ (آؤ) جیسے حَیَّهَلَ الثَّرِیْدَ ترجمہ ثرید کے پاس آؤ ۔

7) حَیَّ بمعنی اَقْبَلَ، عَجِّلْ (آؤ، جلدی کر) مثلا حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ ترجمہ درس قرآن کے طرف آؤ ۔

8) دُوْنَكَ بمعنی خُذْ (پکڑ، لو) مثلا دُوْنَكَ الْكِتَابَ ترجمہ کتاب پکڑو ۔

9) عَلَیْكَ بمعنی اَلْزِمْ (تجھ پر لازم ہے) مثلا عَلَیْكَ نَفْسُكَ ترجمہ تجھ پر صرف تیرے نفس کی ذمے داری ہے ۔

10) هَا بمعنی خُذْ (لو) مثلا هَا الْقَلَمَ ترجمہ قلم لو۔

11) آمِیْن بمعنی اَسْتَجِبْ (قبول کر) ۔

12) هَاتِ بمعنی اَعْطِ (لاؤ) هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ترجمہ اپنی مضبوط دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو ۔

13) هَلُمَّ بمعنی آتِ بِهِ (لاؤ) مثلا هَلُمَّ الْكِتَابَ ترجمہ کتاب لاؤ اور بمعنی اَقْبِلْ (آؤ) مثلا هَلُمَّ اِلٰی دَرْسِ الْقُرْآنِ ترجمہ درس قرآن کی طرف آؤ ۔

مفعول بہ کا بیان

مفعول بہ وہ شیء جس پر فعل انجام دیا جائے مثلا شَرِبْتُ مَاءً یعنی "میں نے پانی پیا" اس میں پانی مفعول بہ ہے اور عَلِمْتُ اَنَّكَ فَائِزًا یعنی "میں نے جان لیا کہ تو کامیاب ہے" اس میں اس شخص کا کامیاب ہونا مفعول بہ ہے۔

قواعد و ضوابط :

1) ایک فعل کے ایک سے زائد بھی مفعول بہ ہو سکتے ہیں مثلا اَعْطٰی رَحِیْمٌ حَكِیْمًا دِرْهَمًا یعنی "رحیم نے حکیم کو درھم دیا" اس جملے میں دو مفعول بہ ہیں ایک حکیم ہے جس کو درھم دیا جارہا ہے اور دوسرا درہم ہے جو دیا جارہا ہے ۔

2) اصل یہ ہے کہ مفعول بہ اپنے فعل کے بعد آئے گا لیکن اگر اپنے فعل سے مقدم ہو کر آجائے تو اس صورت میں حصر پیدا ہو جاتا ہے یعنی صرف کا ترجمہ ہوتا ہے مثلا اِیَّاكَ نَعْبُدُ اس میں ایاک مفعول بہ جو اپنے فعل نعبد پر مقدم ہے اب ترجمہ ہوگا ہم صرف تیری تابعداری کرتے ہیں ۔

3) مفعول بہ جب ضمیر ہوتا ہے تو فعل سے متصل یعنی ملا ہوا ہوتا ہے مثلا ضَرَبَنِیْ زَیْدٌ یعنی زید نے مجھے مارا اس میں نِیْ، ضَرَبَ سے ملا ہوا ہے جو کہ مفعول بہ واقع ہو رہا ہے ۔

مفعول مطلق کا بیان

مفعول مطلق ایک مصدر ہوتا ہے جو اپنے فعل کا ہم معنی ہوتا ہے اور منصوب ہوتا ہے مثلا ضَرَبْتُ ضَرْبًا، جَلَسْتُ جُلُوْسًا ۔

قواعد و ضوابط :

1) یہ بعض اوقات تاکیدپیدا کرتا ہے مثلا اللہ نے فرمایا وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا ترجمہ " اور قرآن کو خوب ترتیب سے پڑھو " اسے مفعول مطلق تاکیدی کہتے ہیں یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب فعل کے بعد کسی شرط و نوعیت سے خالی صرف اسکا مصدر آئے جیسا کہ اس مثال میں ہے ۔

2) بعض اوقات یہ فعل کی حالت و نوعیت بتانے کے لئے آتا ہے مثلا لَا يُوْثِقُ وَثَاقَهُ احد یعنی " کوئی پکڑ نہیں کرتا اسکی پکڑ کی طرح " یا ضَرَبْتُ ضَرْبًا شَدِيْدًا ترجمہ میں نے شدت سے مارا اور اسکی پہچان یہ ہے کہ مصدر کی صفت آئے گی یا وہ مصدر کسی طرف مضاف ہوگا جو فعل کی نوعیت متعین کرے گا اسے مفعول مطلق نوعی کہتے ہیں ۔

3) یہ بعض اوقات اپنے فعل کی تعداد کو بیان کرتا ہے مثلا اَكَلْتُ اَكْلَةً ترجمہ میں نے ایک مرتبہ کھایا۔ اسکا علم اسطرح ہوگا کہ مصدر فَعْلَةً کے وزن پر ہوگا مثلا ضَرَبْتُ ضَرْبَةً ترجمہ میں نے ایک مرتبہ مارا یا ضَرَبْتُ ضَرْبَتَيْنِ ترجمہ میں نے دو مرتبہ مارا یا ضَرَبْتُ ضَرْبَاتٍ ترجمہ میں نے کئی ضربیں ماریں اسے مفعول مطلق عددی کہتے ہیں ۔

3) بعض اوقات مفعول مطلق کا فعل محذوف ہوتا ہے مثلا سَقْيًا ترجمہ اللہ تجھے سیراب کرے ، رَعْيًا ترجمہ اللہ تیری رعایت کرے ، خَيْبَةً ترجمہ وہ ناامید ہوگیا ، جَدْعًا ترجمہ اسکے ناک کان کاٹ دیئے گئے ، حَمْدًا ترجمہ میں نے اللہ کی تعریف کی ، شُكْرًا ترجمہ میں نے شکر ادا کیا ، عَجَبًا ترجمہ مجھے تعجب ہے ۔ ان سب مفعول مطلق کے پہلے انکا فعل ماضی معروف یا مجھول ہونے کی حالت میں محذوف ہے مثلا سَقَاكَ اللّٰهُ سَقْيًا ۔

مفعول فیہ کا بیان

مفعول فیہ وہ اسم ہے جو اس زمان اور مکان کو بیان کرے جس میں فعل واقع ہوا ہے اسے ظرف بھی کہتے ہیں مثلا دَخَلْتُ مِصْرًا ترجمہ میں ایک شہر میں داخل ہوا اس میں مِصْرًا یعنی شہر مفعول فیہ ہے ۔ عِنْدَ اور لَدَى بھی مفعول فیہ بنتے ہیں ۔

مفعول لہ کا بیان

مفعول لہ وہ اسم ہے جو اپنے فعل کی واقع ہونے کی وجہ بتائے مثلا اللہ نے فرمایا فَاَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ترجمہ " پھر اس نے اس سے بعض پھل نکالے تمہیں نعمت دینے کے لئے " تو اس جملے میں رزقا مفعول لہ ہے جو اللہ کے پانی سے پھل نکالنے کی وجہ و مقصد بتارہا ہے یہ عموما مصدر منصوب ہوتا ہے اور بعض اوقات یہ مضاف بھی ہوتا ہے مثلا يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْ آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ترجمہ " وہ اپنی انگلیاں اپنی کانوں ڈالتے ہوں بجلی سے موت کے ڈر کی وجہ سے " اس میں حَذَرَ الْمَوْتِ مفعول لہ ہے ۔

حال کا بیان

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول کی حالت کو بتاتا ہے اور جس کی حالت بتائی جارہی ہو اسے ذو الحال کہتے ہیں مثلا جَاءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا یعنی زید میرے پاس سوار ہونے کی حالت میں اور اللہ نے فرمایا فَلَمَّا رَاَی الْقَمَرَ بَازِغًا یعنی "پھر جب اس نے چاند دیکھا چمکتی ہوئی حالت میں" پہلے مثال میں راکبا حال ہے اور زید ذو الحال ہے اور دوسری میں القمر ذوالحال اور بازغا حال ہے۔

قواعد و ضوابط:

1) حال منصوب ہوتا ہے اور نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال اکثر معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے۔

2) حال اکثر اسم مشتق ہوتا ہے یعنی اسم فاعل یا اسم مفعول کے وزن پر ہوگا جیسا کہ مذکورہ امثال میں ہے اور کبھی جامد بھی حال واقع ہوجاتا ہے۔

3) کبھی جملہ خبریہ بھی حال بن جاتا ہے اس صورت میں ربط پیدا کرنے کے لئے ضمیر لائی جاتی ہے مثلا لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ترجمہ اور حق بات کو مشکل مت کرو اس حال میں کہ تم جانتے ہو۔

4) اگر حال فعل مضارع مثبت ہو تو علیحدہ سے ضمیر لانے کی ضرورت نہیں ہوتا بلکہ فعل مضارع کی ضمیر ہی کافی ہوتی ہے مثلا اللہ نے فرمایا جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی ترجمہ "شہر کے کنارے سے ایک مرد آیا دوڑتا ہوا" اس میں یسعی حال ہے اور رجل ذو الحال ہے یسعی کی ھو محذوف ضمیر سے ربط قائم ہے۔

5) حال واحد تثنیہ جمع اور مذکر و مؤنث میں ذوالحال کے موافق ہوگا مثلا جَاءَنِیْ رَجُلٌ رَاکِبًا یا جَاءَنِیْ رَجُلَانِ رَاکِبَانِ یا جَاءَنِیْ رِجَالٌ رَاکِبِیْنَ۔

6) وَحْدَهٗ ہر صورت میں حال واقع ہوتا ہے مثلا اَذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ ترجمہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے اکیلے اللہ کا۔

استثناء کا بیان

وہ کلمہ جو جماعت میں سے بعض افراد کے نکلنے کو بیان کرے مثلا اللہ نے فرمایا فَسَجَدَ الْمَلَائِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّا اِبْلِیْس ترجمہ "تو سارے فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے"۔

حروف استثناء گیارہ ہیں ۱) اِلَّا ۲) غَیْرَ ۳) سِوَی ۴) سَوَاءٌ ۵) خَلَا ۶) مَا خَلَا ۷) عَدَا ۸) مَا عَدَا ۹) حَاشَا ۱۰) لَیْسَ ۱۱) لَا یَکُوْنُ۔

نداء کا بیان

کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے جن الفاظ کا استعمال ہوتا ہے اسے کلمات نداء کہتے ہیں اور جن کی توجہ مطلوب ہو اسے منادی کہتے ہیں۔

حروف نداء پانچ ہیں ۱) یَا ۲) اَیَا ۳) هَیَا ۴) اَیْ ۵) اَ

قواعد و ضوابط:

1) اگر منادی ال کے ساتھ ہو تو حرف نداء اور منادی کے درمیان اَيُّهَا آتا ہے اگر منادی مذکر ہو تو اَيَّتُهَا آتا ہے اگر منادی مؤنث ہو مثلا اللہ نے فرمایا يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ترجمہ " اے مطمئن نفس " النفس اہل عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں اور اللہ نے فرمایا يَا اَيُّهَا النَّاسُ ترجمہ " اے انسانوں " اس میں الناس منادی مذکر ہے۔

2) کبھی منادی کو اور کبھی کلمہ ندا کو حذف کردیا جاتا ہے کیونکہ وہ قرینے و اشارے سے واضح ہوتا ہے مثلا اَلَا يَا اُسْجُدُوْا ترجمہ سنو اے تابع بن جاؤ تو اس میں کس کو پکار جارہا ہے وہ قرینے و اشارے میں معلوم ہے یوں ہی اللہ نے فرمایا يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ترجمہ " یوسف اس کو نظر انداز کردے " یعنی اے یوسف اس کو نظر انداز کردے۔

3) بعض اوقات یا اللہ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہتے ہیں دونوں کا ایک معنی ہے اے اللہ بس یا کو ہٹا کر آخر میں میم کا اضافہ کردیا جاتا ہے۔

4) جب منادی یا متکلم کی طرف مضاف ہو مثلا رَبِّيْ تو کلمہ نداء لگانے کی صورت میں ی کو حذف کردیا جاتا ہے مثلا يَا رَبِّيْ سے يَا رَبِّ اور يَا عِبَادِيْ سے يَا عِبَادِ۔

تمیز کا بیان

تمیز وہ اسم ہے جو جملہ میں موجود ابہام کی تشریح کے لئے لائی جاتی ہے مثلا كَرِيْمٌ اَحْسَنُ قَرَاءَةً ترجمہ کریم زیادہ اچھا ہے پڑھنے کے اعتبار سے اس مثال میں قراءۃ تمیز واقع ہو رہی ہے کیونکہ وہ کریم کے زیادہ اچھے ہونے کی نوعیت طے کررہی ہے اسکے بغیر بیان ناقص رہتا۔

قواعد و ضوابط :

1) تمیز منصوب آتی ہے اور یہ جملہ یا شبہ جملہ نہیں ہوتی۔

2) تمیز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے اور تشریح کے لئے آتی ہے۔

3) تمیز اسم جامد آتی ہے اسم مشتق (اسم فاعل ، اسم مفعول ، اسم تفضیل ، اسم ظرف) نہیں ہوتی۔

4) اسم تفضیل کے بعد جو اسم منصوب آجائے جو اس سے متعلق ہو تو وہ تمیز ہی ہے مثلا اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ترجمہ میں تجھ سے زیادہ ہوں مال اور اولاد کے اعتبار سے۔

مرفوعات و منصوبات و مجرورات کا بیان

مرفوع یعنی جو حالت رفع میں ہو یہ آٹھ ہیں 1) فاعل 2) نائب الفاعل 3) بتدا 4) خبر 5) افعال ناقصہ کا اسم 6) ما و لا مشابہ لیس کا اسم 7) حروف مشبہ بالفعل کی خبر 8) لائے نفی جنس کی خبر۔

منصوب یعنی جو حالت نصب میں ہو یہ دس ہیں 1) مفعول بہ 2) مفعول مطلق 3) مفعول لہ 4) مفعول فیہ 5) حال 6) تمیز 7) افعال ناقصہ کی خبر 8) ما و لا مشابہ لیس کی خبر 9) حروف مشبہ بالفعل کی خبر 10) لائے نفی جنس کا اسم۔

مجرور یعنی جو حالت جر میں ہو یہ دو ہیں 1) مضاف الیہ 2) حرف جار کا مجرور۔

توابع کا بیان

توابع تابع کی جمع ہے تابع اس اسم کو کہتے ہیں جس پر ایک ہی جہت سے متبوع کا اعراب دیا جائے مثلا جَاءَتْ اِمْرَءَۃٌ عَالِمَۃٌ اس میں عَالِمَۃٌ تابع ہے اور اِمْرَءَۃٌ متبوع ہے عَالِمَۃٌ پر وہی اعراب آئے گا جو اِمْرَءَۃٌ پر آئے گا اور ایک ہی جہت سے ہے یعنی اِمْرَءَۃٌ مرفوع ہے کیونکہ وہ فاعل ہے اور اسی بنا پر عَالِمَۃٌ پر بھی رفع آئے گا اور تابع مذکر مؤنث واحد تثنیہ اور جمع میں متبوع کے مطابق ہوتا ہے جہاں یہ ممکن ہو۔

تابع کی پانچ اقسام ہیں:

۱) صفت ۲) بدل ۳) تاکید ۴) معطوف ۵) عطف بیان

صفت اپنے موصوف کے تابع ہے جو اعراب موصوف پر ہوگا وہی صفت پر ہوگا یوں مذکر و مؤنث اور معرفہ و نکرہ اور واحد و تثنیہ و جمع میں موصوف کے تابع و مثل ہوگا اور کون موصوف ہے کون صفت ہے یہ ترجمے سے معلوم ہوگا۔

تاکید کا بیان

تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کی طرف کسی نسبت کو پختہ کرے مثلا جَاءَنِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ یعنی میرے پاس زید آیا خود ہی تو اس میں نفسہ تاکید ہے جو زید کے آنے کی نسبت کی تاکید کر رہا ہے۔

تاکید یا تو لفظ کے تکرار کے ساتھ ہوتی ہے مثلا جاء زید زید یعنی زید میرے پاس آیا ہی ہے یا پھر تاکید پیدا کرنے کے لئے یہ کلمات لائے جاتے ہیں نَفْسٌ، عَیْنٌ، کِلَا، کِلْتَا، کُلٌّ، اَجْمَعُ، اَکْتَعُ، اَبْتَعُ۔

نَفْسٌ اور عَیْنٌ یہ واحد و تثنیہ اور جمع سب کے لئے تاکید بن سکتے ہیں اور کِلَا اور کِلْتَا یہ صرف تثنیہ مذکر و مؤنث کے لئے استعمال ہوتے ہیں مثلا جَاءَ الرَّجُلَانِ کِلَاھُمَا ترجمہ دونوں ہی مرد آئے اور کُلٌّ، اَجْمَعُ، اَکْتَعُ، اَبْتَعُ یہ صرف واحد اور جمع کے لئے آتے ہیں مثلا فَسَجَدَ الْمَلَائِکَۃُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ ترجمہ سب کے سب ملائکہ نے سجدہ کیا اور کُلُّہٗ کُلُّھُمَا کُلُّھُمْ وغیرہ کی ضمیریں مذکر و مؤنث واحد جمع میں اپنے متبوع کے مطابق ہونگیں۔

قواعد و ضوابط:

1) ضمیر متصل کی تاکید ضمیر منفصل سے آتی ہے مثلا قُمْتُ اَنَا ترجمہ میں ہی تو کھڑا ہوا تو اس میں ت ضمیر متصل ہے اور انا ضمیر منفصل ہے یا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ ھُوَ ترجمہ میں نے اسے ہی تو سلام کیا اس میں ت ضمیر متصل ہے اور ھو ضمیر منفصل۔

2) اَکْتَعُ، اَبْتَعُ یہ دونوں اَجْمَعُ کے بعد اسکے تابع بن کر آتے ہیں مثلا جَاءَنِیْ رِجَالٌ اَجْمَعُوْنَ اَکْتَعُوْنَ اَبْتَعُوْنَ۔

3) اگر ضمیر مرفوع متصل کی تاکید نفس یا عین سے لانی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل لانی ہوگی مثلا قُمْتُ اَنَا نَفْسِیْ یا عَیْنِیْ اور یوں نہیں کہہ سکتے قُمْتُ نَفْسِیْ یا عَیْنِیْ۔

4) اگر ضمیر منصوب یا مجرور متصل کی تاکید نفس یا عین سے لانی ہو تو اسکے لئے کوئی الگ ضمیر لانے کی ضرورت نہیں مثلا ضَرَبْتُمُوْهُمْ اَنْفُسُهُمْ۔

5) اسم ظاہر کو ضمیر کے ساتھ مؤکد نہیں کرسکتے یعنی یوں نہیں کہہ سکتے جَاءَ زَیْدٌ هُوَ۔

6) نفس اور عین سے جب تاکید کرنی ہو تو انکی جمع لائی جاتی ہے اور انکی ضمیریں متبوع کے حساب سے ہوتی ہیں مثلا جَاءَ الرَّجُلَانِ اَنْفُسُهُمَا یا اَعْیُنُهُمَا کہہ سکتے ہیں لیکن نَفْسَاهُمَا یا عَیْنَاهُمَا نہیں کہہ سکتے۔

7) نفس یا عین پہ حرف جار باء کے ساتھ آئے تو باء کا ترجمہ نہیں ہوتا یعنی زائدہ ہوتی ہے مثلا جَاءَنِیْ زَیْدٌ بِنَفْسِهٖ۔

معطوف اور عطف بیان کا بیان

معطوف وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد واقع ہو اور تابع و متبوع دونوں ہی نسبت سے مراد ہوں تابع کو معطوف اور متبوع کو معطوف علیہ کہتے ہیں مثلا جاءنی زید و بکر ترجمہ میرے پاس زید اور بکر آیا اس مثال میں بکر تابع معطوف ہے اور زید متبوع معطوف علیہ ہے اور دونوں ہی آنے کی نسبت سے مراد ہیں۔

حرف عطف دس ہیں ۱) وَاو ۲) ثُمَّ ۳) حَتّٰی ۴) اَوْ ۵) اَمَّا ۶) اَمْ ۷) لَا ۸) بَلْ ۹) لٰكِنْ ۱۰) فَاء

قواعد و ضوابط:

1) اسم، فعل اور حرف کا آپس میں ایک دوسرے پر عطف نہیں ہوتا ہاں اپنے ہم جنس پر ہوتا ہے مثلا اسم کا اسم پر مثلا اَكَلَ زَیْدٌ سَمَكَةً وَ بَصَلًا ترجمہ زید نے مچھلی اور پیاز کھائی۔

2) ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنا ہو تو ضمیر مرفوع منفصل لانی ہوگی مثلا اُسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ ترجمہ "تو اور تیرا جوڑا باغ میں رہو" اس میں زوجک کا عطف کرنے کے لئے انت لائے ہیں جو ضمیر منفصل ہے۔

عطف بیان کی تعریف:

وہ تابع ہے جو اپنے متبوع سے زیادہ مشہور و واضح ہو اسے واضحتی صفت بھی کہتے ہیں مثلا اللہ نے جادوگروں کا قول نقل فرمایا آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَ هَارُوْنَ ترجمہ "ہم آقائے کائنات پر ایمان لے آئے موسی اور ہارون کا آقا" یہاں رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں یہ پیچیدگی تھی کہ جادوگر کس کو رب العلمین کہہ رہے ہیں تو وضاحت آگئی موسی اور ہاروں جس کو رب مانتے ہیں۔

بدل کا بیان

بدل وہ تابع ہے جو نسبت سے مراد ہو اور اسکا متبوع تمہید کے طور پر آتا ہے یہ تابع اکثر اپنے متبوع کی تشریح بنتا ہے مثلا قَدَّمْتُ الدَّلَائِلَ سَبْعَتَهَا ترجمہ میں نے دلائل پیش کئے سات دلائل۔ اسکے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں۔

بدل کی چار صورتیں ہیں 1) بدل کل 2) بدل بعض 3) بدل اشتمال 4) بدل غلط

بدل کل وہ بدل جو اپنے مبدل منہ کا کل ہو مثلا جِئْتُ الْبَلَدَ بَلَدَ مَکَّۃَ ترجمہ میں شہر آیا شہر مکہ تو یہاں شہر مکہ جس شہر وہ آیا ہے اسکا کل ہے بعض نہیں کیونکہ شہر مکہ شہروں سے ایک شہر ہے سارے شہر نہیں ۔

بدل بعض وہ بدل جو اپنے مبدل منہ کا بعض ہو مثلا اَکَلْتُ سَمَکَۃً نِصْفَھَا ترجمہ میں نے مچھلی کھائی نصف مچھلی ۔

بدل اشتمال وہ بدل ہے جو اپنے مبدل منہ کا نہ کل ہے نہ بعض ہے بس اس سے متعلق ہے مثلا بَھَرَنِیْ مُحَمَّدٌ عَدَلُہٗ ترجمہ مجھے حیران کردیا محمد نے اسکے عدل نے ۔

بدل غلط جب مبدل منہ کو غلطی سے لایا جائے اور اسکے ازالے کے لئے جو کلمہ لایا جائے اسے بدل غلط کہتے ہیں مثلا اَکَلْنَا بِطِّیْخًا بُرْتُقَالًا ترجمہ ہم نے تربوز بلکہ نارنگی کھائی ۔

افعال مدح وذم کا بیان

جو افعال مدح و مذمت کے لئے آتے ہیں انھیں افعال مدح و ذم کہتے ہیں یہ چار ہیں ۱) نِعْمَ ۲) حَبَّذَا ۳) بِئْسَ ۴) سَاءَ۔

قواعد و ضوابط :

1) حَبَّذَا کے علاوہ تینوں کی ضمیر جب متصل مستتر ہو تو اسکی وضاحت کے لئے تمیز لائی جاتی ہے جو نکرہ منصوب ہوتی ہے مثلا سَاءَ عَمَلًا ترجمہ " وہ کتنا برا ہے عمل کے اعتبار سے " اس میں عملا نکرہ منصوب ہے جو فاعل مستتر کی برائی کی صورت واضح کررہا ہے ۔

2) ان افعال کے فاعل کی تمیز ہمیشہ ان کے بعد آتی ہے رَجُلًا نِعْمَ زَیْدٌ نہیں کہہ سکتے ۔

اغراء و تحذیر کا بیان

اغراء یعنی مخاطب کو کسی اچھے کام پر ابھارنا اور اکسانا۔ جس کام پر ابھارا جائے اس کو منصوب لاتے ہیں مثلا اَلصِّدْقَ ترجمہ سچائی اختیار کرو یا اَلْاِسْتِقَامَۃَ ترجمہ استقامت کو اختیار کرو ۔

تحذیر یعنی مخاطب کو کسی برے کام سے ڈرانا خبردار کرنا مثلا اَلْاَسَدَ اَلْاَسَدَ ترجمہ شیر شیر یعنی شیر سے بچو یا اَلْمَطَرَ اَلْمَطَرَ ترجمہ بارش بارش یعنی بارش سے بچو ۔

قواعد و ضوابط :

1) بعض اوقات محذر منہ (جس سے ڈرانا مقصود ہے) اس سے پہلے ضمیر منصوب منفصل لاتے ہیں مثلا اِیَّاکَ وَاِتِّبَاعَ الظَّنِّ یعنی گمان کی پیروی سے بچو یا اِیاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ یعنی تم دین میں ایجاد کی ہوئی باتوں سے بچو ۔

2) بعض اوقات محذر منہ کو ان مصدریہ کے ساتھ بھی لاتے ہیں مثلا اِیَّاکَ اَنْ تَکْسَلَ ترجمہ تو سستی کرنے سے بچ ۔

3) بعض اوقات محذر منہ کو من کے ساتھ بھی لاتے ہیں مثلا اِیَّاکَ مِنَ الشَّرِ ترجمہ تو شر سے بچ ۔

اسمائے اعداد کا بیان

اسماء اعداد وہ اسماء جن سے گنتی کی جاتی ہے اور جسے شمار کیا جاتا ہے اسے معدود یا تمیز کہتے ہیں ۔

<u>قواعد و ضوابط :</u>

1) وَاحِدٌ وَاِثْنَانِ یہ صفت بن کر استعمال ہوتے ہیں اور اپنے موصوف کے مطابق ہوتے ہیں مثلا رَجُلٌ وَاحِدٌ ترجمہ ایک مرد اور اِمْرَءَةٌ وَاحِدَةٌ ترجمہ ایک عورت اور رَجُلَانِ اِثْنَانِ ترجمہ دو مرد اور اِمْرَءَتَانِ اِثْنَتَانِ ترجمہ دو عورتیں ۔

2) تین سے دس تک کے اعداد کو اضافت کے ساتھ اور مذکر و مؤنث میں اختلاف کے ساتھ استعمال کرتے ہیں مثلا ثَلَاثَةُ اَقْلَامٍ ترجمہ تین قلم اس میں عدد مؤنث ہے تو معدود مذکر ہے اور ثَلَاثُ نُسَخَاتٍ ترجمہ تین کاپیاں اس میں عدد مذکر ہے تو معدود مؤنث ہے اور عدد مضاف ہے اور معدود مضاف الیہ ہے ۔

3) گیارہ اور بارہ میں مذکر و مؤنث میں اتفاق ہوگا اختلاف نہیں مثلا اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا یعنی گیارہ ستارے اس میں عدد مذکر ہے تو معدود بھی مذکر ہے ۔

4) تیرہ سے انیس تک پہلے جزء میں تمییز سے اختلاف ہوگا اور دوسرے جزء میں تمییز سے اتفاق ہوگا مثلا ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا ترجمہ تیرا مرد تو اس میں پہلا جزء ثلاثۃ تمییز رجلا سے مذکر و مؤنث میں اختلاف رکھتا ہے لیکن دوسرا جزء یعنی عشر اتفاق رکھتا ہے کہ وہ تمییز کی طرح مذکر ہے ۔

5) تمام دہائیاں عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک حسب معمول رہیں گے چاہے انکی تمییز مذکر ہو یا مؤنث مثلا عِشْرُوْنَ رَجُلًا یا عِشْرُوْنَ اِمْرَءَةً۔

6) اکیس ،بیائیس ، اکتیس ،بتیس ، اکتالیس ،بیالیس ، اکیاون ، باون ، اکسٹھ ، باسٹھ ، اکہتر ، بہتر ، اکیاسی ، بیاسی ، اکیانوے ، بیانوے کا استعمال پہلے جز سے اتفاق کے ساتھ ہوگا مثلا اِحْدَى وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَءَةً اور اَحَدٌ وَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا ۔

7) مِئَةٌ (سو) اور اَلْفٌ (ایک ہزار) یہ دونوں اپنے معدود کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں مثلا مِئَةُ کِتَابٍ، اَلْفُ شَهْرٍ۔

8) تین سے دس تک کے اعداد کی تمییز جمع مجرور ہوتی ہیں اور گیارہ سے ننانوے تک کی تمییز منصوب اور مفرد ہوتی ہے اور مِئَةٌ اور اَلْفٌ اور انکی تثنیہ اور جمع کی تمییز مفرد اور مجرور ہوتی ہے ۔

<u>کلمات شرط کا بیان</u>

کلمات شرط وہ کلمات جو جملوں پر داخل ہو کر شرط کے معنی پیدا کرتے ہیں اس جملے کے پہلے جز کو شرط اور دوسرے جز کو جزا کہتے ہیں مثلا اِنْ جَدَدْتَ وَجَدْتَ ترجمہ اگر تو کوشش کرے گا تو تو پالے گا ۔

کلمات شرط کی دو اقسام ہیں 1) جازمہ 2) غیر جازمہ

<u>کلمات شرط جازمہ</u>

کلمات شرط جازمہ وہ کلمات شرط ہیں جو دو فعل پر داخل ہوتے ہیں اور اگر وہ فعل مضارع ہوں تو ان کو جزم دیتے ہیں یہ نو (9) ہیں :

۱) مَتٰى ۲) اَیٌّ ۳) مَنْ ۴) مَا ۵) اَنّٰى ۶) اَیْنَمَا ۷) مَهْمَا ۸) اِذْمَا ۹) حَیْثُمَا

1) مَتٰی یہ زمانے کے لئے آتا ہے مثلا مَتٰی تَجْلِسْ اَجْلِسْ ترجمہ جب تو بیٹھے گا تو میں بیٹھوں گا ۔
2) اَیٌّ یہ ہمیشہ مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے مثلا اَیَّ کِتَابٍ تَقْرَءْ اَقْرَءْ ترجمہ جو کتاب تو پڑھے گا میں بھی پڑھوں گا ۔
3) مَنْ یہ اہل عقل کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلا اللہ نے فرمایا مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا ترجمہ " جو کسی مومن کو جان کر قتل کرے تو اسکا بدلہ جھنم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا "۔
4) مَا یہ غیر اہل عقل کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلا مَا تَفْعَلْ خَیْرًا تَفْرَحْ ترجمہ جو تو اچھائی کرے گا تو خوش ہوگا ۔
5) اَنّٰی ، اَیْنَمَا ، حَیْثُمَا یہ تینوں مکان کے لئے آتے ہیں مثلا اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ ترجمہ جہاں تو لکھے گا وہاں میں لکھوں گا یا اللہ نے فرمایا اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ترجمہ " تم جہاں بھی منہ موڑوگے تو وہیں اللہ کی ذات ہوگی "۔
6) مَهْمَا یہ ظرف زمان کے لئے آتا ہے مثلا مَهْمَا تَقُمْ اَقُمْ ترجمہ جب تو کھڑا ہوگا تو میں کھڑا ہوں گا ۔
7) اِذْمَا یہ ظرف زمان ہے اور جب کے معنی میں آتا ہے مثلا اِذْمَا یُضِلُّ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ترجمہ جب اللہ گمراہ کرے گا تو اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہ ہوگا ۔

کلمات شرط غیر جازمہ

وہ کلمات شرط جو فعل مضارع پر داخل ہوں تو اسے جزم نہیں دیتے یہ سات ہیں :
۱) لَوْ ۲) اَمَّا ۳) لَوْلَا ۴) کُلَّمَا ۵) اِذَا ۶) لَوْمَا ۷) لَمَّا
1) لَوْ یہ اس بات کے اظہار کے لئے آتا ہے کہ شرط نہ پائے جانے پر جزا بھی نہیں پائی گئی ہے مثلا لَوْ تَتَّقِ اللّٰهَ لَجَعَلَ اللّٰهُ لَكَ یُسْرًا ترجمہ " اگر تو اللہ سے ڈرتا تو اللہ تیرے لئے آسانی کردیتا " یعنی تو اللہ سے نہیں ڈرا تو اللہ نے تیرے لئے آسانی نہیں کی ۔
2) اَمَّا یہ اسم پر اس لئے آتا ہے کہ شرط کی تفصیل کرے اور اس کی جزا یا جواب پر فاء داخل ہوتا ہے مثلا اللہ نے فرمایا اَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ترجمہ " بہر حال جنھوں نے انکار کیا تو میں انھیں دنیا اور آخرت میں شدید عذاب دونگا "۔
3) لَوْلَا ، لَوْمَا یہ دونوں کلمات یہ بتانے کے لئے آتے ہیں کہ شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے جزا بھی نہیں پائی گئی ہے مثلا لَوْلَا الْقُرْاٰنُ لَضَلَّ الْاِنْسَانُ ترجمہ اگر قرآن نہ ہوتا تو ضرور انسان گمراہ ہوتا یعنی قرآن ہے تو انسان گمراہ نہیں ہے ۔
4) کُلَّمَا یہ معنی میں تکرار پیدا کرتا ہے اور اس کے بعد ہمیشہ فعل ماضی آتا ہے اور یہ ظرف زمان ہے مثلا اللہ نے فرمایا کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنَاهَا جُلُوْدًا غَیْرَهَا ترجمہ " جب جب انکی کھالیں پک جائیں گیں تو ہم اسے دوسری کھالوں سے بدل دیں گے "۔
5) اِذَا یہ بھی ظرف زمان ہے اور اس کے بعد لازمی طور پر فعل آتا ہے اور یہ خبر دی جارہی ہوتی ہے کہ اس فعل کا وقوع مستقبل میں ہو تو جزا پائی جائے گی مثلا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ ترجمہ " جب درس قرآن کے لئے جمعہ کے دن پکارا جائے تو اللہ کی نصیحت کی طرف دوڑو "

کسی واقعہ کو یا کسی کی عادت و سنت کو بتانے کے لئے جس اذا کا استعمال کیا جاتا ہے اسے اذا حکائی کہتے ہیں یہ جس فعل پر داخل ہوتا ہے اس میں حال کا معنی پیدا کرتا ہے یہ قرآن مبین میں بہت ہے مثلا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ترجمہ " جب انھیں کہا جاتا ہے اسکی طرف آؤ جو اللہ نے اتارا ہے اور رسول کی طرف تو منافقوں کو تو دیکھے گا وہ تجھ سے خوب باز رہتے ہیں " ۔

6) لَمَّا یہ ظرف زمان ماضی کے لئے آتا ہے یہ ہمیشہ فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے مثلا اللہ نے فرمایا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا ترجمہ " تو جب ان پر قتال کرنا فرض کردیا گیا تو انھوں نے منہ موڑلیا سوائے چند کے "

ظروف مبنیہ کا بیان

ظروف مبنیہ وہ اسماء جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت پر دلالت کریں انھیں اسماء ظروف بھی کہا جاتا ہے یہ چند ہیں :

۱) اِذْ ۲) مَتٰى ۳) اَيَّانَ ۴) مُذْ ۵) مُنْذُ ۶) لَدَى ۷) اَيْنَ ۸) كَيْفَ ۹) قَطُّ ۱۰) عَوْضُ ۱۱) حَيْثُ ۱۲) اسماء جہات ستہ۔

1) اِذْ بمعنی جب اور یہ زمانہ ماضی کے لئے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو مثلا اِذْ ضَرَبَنِیْ ضَرَبْتُهُ ترجمہ جب اس نے مجھے مارا تو میں نے اسے مارا ۔

2) مَتٰى یہ ظرف زمان بمعنی کب مثلا متی تقرء ترجمہ تو کب پڑھے گا ؟ اور متی شرطیہ کا بیان گذر چکا ہے۔

3) اَيَّانَ بمعنی کب یہ زمانہ مستقبل کے لئے آتا ہے مثلا اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ترجمہ قیامت کا دن کب ہوگا ۔

4) مُذْ و مُنْذُ (سے) یہ دونوں کبھی تو کسی کام کی ابتدائی مدت بتانے کے لئے آتے ہیں اور کبھی پوری مدت بتانے کے لئے آتے ہیں مثلا مَا رَاَيْتُ زَيْدًا مُنْذُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ میں نے زید کو جمعے سے نہیں دیکھا اور مثلا مَا رَاَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمَيْنِ ترجمہ میں نے اسے دو دن سے نہیں دیکھا ۔

5) لَدَى، لَدُنْ (پاس) یہ عند کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن انکے اور عند کے درمیان فرق یہ ہے کہ لدی ، لدن تب استعمال کرتے ہیں جب چیز پاس موجود ہو ورنہ انکا استعمال نہیں ہوسکتا اور عند دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے ۔

6) اَيْنَ بمعنی کہاں یہ سوال اور شرط کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔

7) كَيْفَ بمعنی کیسے یہ حالت دریافت کرنے کے لئے آتا ہے ۔

8) قَطُّ یہ گذرے ہوئے سارے زمانے میں کسی کام کی نفی پر دلالت کرتا ہے مثلا مَا شَرِبْتُ خَمْرًا قَطُّ ترجمہ میں نے کبھی شراب نہیں پی ۔

9) عَوْضُ یہ مستقبل کے سارے زمانے میں کسی کام کی نفی پر دلالت کرتا ہے مثلا لَا اَشْرِبُ خَمْرًا عَوْضُ ترجمہ میں کبھی شراب نہیں پیوں گا ۔

10) حَيْثُ یہ اکثر ظرف مکان کے لئے آتا ہے اور جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے مثلا اَقْرَءُ حَيْثُ زَيْدٌ يَقْرَءُ ترجمہ پڑھ جہاں زید پڑھتا ہے۔

اور مِنْ حَيْثُ بمعنی اسطرح یہ نوعیت و حالت بتانے کے لئے آتا ہے مثلا اللہ نے فرمایا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ترجمہ جلد ہم انکی تباہی بڑھائیں گے اسطرح کہ انھیں علم نہیں ہوگا۔

11) اسماء جہات ستہ وہ اسماء ہیں جو جہت و سمت پر دلالت کرتے ہیں یہ چھ ہیں اسی وجہ سے انھیں ستہ کہا جاتا ہے قَبْلَ (پہلے)، بَعْدَ (بعد)، تَحْتَ (نیچے)، فَوْقَ (اوپر)، قَدَّامَ (آگے)، خَلْفَ (پیچھے)۔ یہ منصوب استعمال ہوتے ہیں لیکن جب انکا مضاف الیہ محذوف ہو تو بنی مضموم ہوتے ہیں یعنی ان پر پیش آئے گا اور بنی ہونگے۔

کلمات استفہام کا بیان

کلمات استفہام وہ کلمات ہیں جن کی مدد سے سوال کیا جاتا ہے انکی دو اقسام ہیں 1) حروف استفہام 2) اسمائے استفہام۔

حروف استفہام دو ہیں ۱) أ ۲) ھل بمعنی کیا۔

اسماء استفہام گیارہ ہیں ۱) مَنْ (کون) ۲) مَا (کیا) ۳، ۴) اَيٌّ، اَيَّةٌ (کونسا، کونسی) ۵) مَاذَا (کونسی، کونسا، کونسی شیء) ۶) كَمْ (کتنے، کتنی) ۷) اَيْنَ (کہاں) ۸) اَنّٰى (کہاں سے، کیسے) ۹) كَيْفَ (کیسے) ۱۰) مَتٰى (کب) ۱۱) اَيَّانَ (کب)

قواعد و ضوابط :

1) کم استفہامیہ کی طرح کم خبریہ بھی ہوتا ہے بمعنی بہت مثلا كَمْ مِنْ قَرْنٍ اَهْلَكْنَاهَا ترجمہ بہت نسلوں کو ہم نے مارڈالا ہے۔

2) ما غیر اہل عقل اور من اہل عقل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

ان مقدرہ کا بیان

چند حروف ایسے ہیں کہ جن کے بعد ان مقدر یعنی پوشیدہ ہوتا ہے یعنی کہ انکے بعد (کہ) کا ترجمہ کرنا ہوتا ہے وہ یہ ہیں 1) حتی مثلا اُطْلُبُوْا الْحَقَّ حَتّٰى تُعْجِزَ ترجمہ حق طلب کرو حتی کہ تم عاجز ہوجاؤ تو یہ کہ کا ترجمہ ان مقدرہ کی وجہ سے ہورہا ہے اصل عبارت یوں ہے اُطْلُبُوْا الْحَقَّ حَتّٰى اَنْ تُعْجِزَ 2) فاء سببیہ یعنی وہ فاء جس کے بعد ان پوشیدہ ہوتا ہے اسکی وجہ سے ترجمہ ہوتا ہے تاکہ مثلا اللہ نے فرمایا فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ ترجمہ (اے نبی کی عورتوں) "نرمی سے بات مت کرو تاکہ جس کے دل میں بیماری ہے وہ لالچ کرے"

افعال تعجب کا بیان

افعال تعجب وہ افعال جنھیں اظہار تعجب کے لئے ایجاد کیا گیا ہے ثلاثی مجرد کے مصادر سے اس کے تین صیغے کثیر الاستعمال ہیں 1) مَا اَفْعَلَهٗ 2) اَفْعِلْ بِهٖ 3) فَعُلَ مثلا اَسْمِعْ بِهٖ وَاَبْصِرْ ترجمہ وہ کیا ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

قواعد و ضوابط :

1) قرآن مجید میں فَعُلَ کا وزن بھی بیان تعجب کے لئے آیا ہے مثلا حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ترجمہ وہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔
2) متعجب منہ یعنی جس پر تعجب ہے اسکا ذکر فعل سے پہلے نہیں آسکتا مثلا زَيْدًا مَا اَحْسَنَ نہیں کہہ سکتے بلکہ کہیں گے مَا اَحْسَنَ زَيْدًا۔

اسم فاعل اور اسم مفعول کا بیان

اسم فاعل وہ اسم جو فعل سے نکلا ہو اور فعل انجام دینے والے پر دلالت کرے مثلا اَلْمُحَقِّقُ ترجمہ تحقیق کرنے والا۔ فاعل کے مختلف اوزان علم صرف میں مذکور ہیں ثلاثی مجرد سے فاعل کے وزن پر اور ثلاثی مزید فیہ سے مختلف اوزان پر آتا ہے۔

قواعد و ضوابط:

1) اسم فاعل اور فاعل کے درمیان فرق یہ ہے کہ 1) فاعل سے پہلے فعل کا ہونا ضروری ہے لیکن اسم فاعل سے پہلے فعل کا ہونا ضروری نہیں 2) فاعل کا کوئی خاص وزن نہیں ہوتا اور اسم فاعل کے مخصوص وزن ہوتے ہیں 3) فاعل کا فعل سے مشتق ہونا ضروری نہیں لیکن اسم فاعل کا فعل سے مشتق ہونا ضروری ہے۔

اسم مفعول وہ اسم ہے فعل متعدی سے مشتق ہو اور اس پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوتا ہے مثلا اَلْمَنْصُوْرُ یعنی جس کی مدد کی گئی۔ثلاثی مجرد میں اسکا وزن مفعول آتا ہے اور ثلاثی مزید فیہ میں اسکے مختلف اوزان ہیں جو علم صرف میں مذکور ہیں۔

اسم تفضیل کا بیان

اسم تفضیل وہ اسم مشتق جو کسی ذات کی دوسرے پر برتری کو بیان کرے مثلا نَاصِرٌ یعنی مدد کرنے والا اور اُنْصُرُ یعنی زیادہ مدد کرنے والا یہ اسم تفضیل ہے۔

قواعد و ضوابط:

1) اسم تفضیل کا صیغہ جب حرف جار من کے ساتھ استعمال ہو تو اسم تفضیل کا صیغہ ہمیشہ مفرد مذکر ہوگا اور موصوف سے متفق ہونا بھی شرط نہیں مثلا جَاءَنِيْ قَوْمٌ اَرْحَمُ مِنْ هٰؤُلَاءِ ترجمہ میرے پاس ایک قوم آئی جو ان سے زیادہ رحم والی ہے تو قوم جمع ہے اس کے باوجود اَرْحَمُ واحد کا صیغہ ہے اَرْحَمُوْنَ جمع کا صیغہ نہیں ہے۔
2) اگر اسم تفضیل ال کے ساتھ ہو تو اپنے ماقبل سے متفق ہونا ضروری ہے مثلا اَلرِّجَالُ اَلْاَفْضَلُوْنَ۔
3) کبھی کثرت استعمال کی وجہ سے اسم تفضیل کی ابتدا سے ہمزہ حذف کردیا جاتا ہے اور آخر میں تنوین لگائی جاتی ہے مثلا خَيْرٌ یہ اصل میں اَخْيَرُ ہے اور شَرٌّ یہ اصل میں اَشَرُّ ہے۔
4) اسم تفضیل پر کبھی تنوین نہیں آتی اور یہ صرف ثلاثی مجرد سے آتا ہے۔

5) کبھی اسم تفضیل سے مفضل علیہ (جس پر فضیلت دی جارہی ہے) کو حذف کردیتے ہیں مثلا اَللّٰہُ اَکۡبَرُ یعنی اَللّٰہُ اَکۡبَرُ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ اور اللہ نے فرمایا اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡآنَ یَهۡدِیۡ لِلَّتِیۡ هِیَ اَقۡوَمُ ترجمہ " بے شک یہ قرآن سب سے زیادہ درست بات کی ہدایت کرتا ہے " یعنی اَقۡوَمُ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ۔

ضمائر کا بیان

وہ ضمیر وہ اسم ہے جو متکلم (بات کرنے والا)، مخاطب (جس سے بات کی جارہی ہو) یا غائب (جو نہ متکلم ہو نہ مخاطب) جس کا پہلے ذکر ہوچکا ہو اس پر دلالت کرے مثلا هُوَ (وہ) اَنۡتَ (تو) اَنَا (میں) نَحۡنُ (ہم)۔
ضمائر کی دو قسمیں ہیں 1) متصل 2) منفصل ۔

ضمیر متصل

ضمیر متصل وہ ضمیر جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو یہ پوشیدہ اور ظاہر دونوں ہوتی ہیں مثلا ضَرَبَهُمۡ رَجُلٌ ترجمہ انھیں مار ایک مرد نے یہاں ضمیر ظاہر ہے اور ضرب ترجمہ اس ایک مرد نے مارا تو اس میں ضرب کے بعد هو ضمیر پوشیدہ ہے اور ضرب عامل سے ملی ہوئی ہے ۔

ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوۡا، ضَرَبَتۡ، ضَرَبَتَا، ضَرَبۡنَ، ضَرَبۡتَ، ضَرَبۡتُمَا، ضَرَبۡتُمۡ، ضَرَبۡتِ، ضَرَبۡتُمَا، ضَرَبۡتُنَّ، ضَرَبۡتُ، ضَرَبۡنَا ۔

ضَرَبَهُ، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُمۡ، ضَرَبَهَا، ضَرَبَهُمَا، ضَرَبَهُنَّ، ضَرَبَكَ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُمۡ، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُنَّ، ضَرَبَنِیۡ، ضَرَبَنَا ۔

ان سب میں ضرب کے بعد جو بھی الفاظ ہیں وہ ضمیر متصل ہیں ۔

ضمیر منفصل

ضمیر منفصل وہ ضمیر جو اپنے عامل سے الگ ہو ملی ہوئی نہ ہو یہ پوشیدہ نہیں ہوتی ظاہر ہی ہوتی ہے ۔

هُوَ (وہ)، هُمَا (وہ دونوں)، هُمۡ (وہ سب)، هِیَ (وہ)، هُمَا (وہ دونوں)، هُنَّ (وہ سب)، اَنۡتَ (تو)، اَنۡتُمَا (تم دونوں)، اَنۡتُمۡ (تم سب)، اَنۡتِ (تو)، اَنۡتُمَا (تم دونوں)، اَنۡتُنَّ (تم سب)، اَنَا (میں)، نَحۡنُ (ہم)۔

اِیَّاهُ، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُمۡ، اِیَّاهَا، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُنَّ، اِیَّاكَ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُمۡ، اِیَّاكِ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُنَّ، اِیَّایَ، اِیَّانَا۔

قواعد و ضوابط :

1) بعض اوقات جملہ کی ابتدا میں ایک ضمیر آجاتی ہے جسکا کوئی مرجع نہیں ہوتا یعنی پیچھے ایسا کوئی نہیں ہوتا جو اس سے مراد ہو پھر اگلے الفاظ اسکی وضاحت کرتے ہیں مثلا قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ترجمہ " کہہ دے وہ اللہ بے مثال ہے " اس میں ھو ہے اور پیچھے اسکی مراد موجود نہیں پھر لفظ اللہ سے مراد واضح ہوئی یعنی کہہ دے وہ یعنی اللہ بے مثال ہے اسے ضمیر شان کہتے ہیں۔
2) ضَرَبَنِیۡ میں موجود نون کو نون وقایہ کہتے ہیں جو فعل کے آخر کو کسرہ سے بچاتا ہے ۔
3) صرف غائب کی ضمیر کا مرجع ہوتا ہے متکلم اور مخاطب کی ضمیر کا نہیں ۔

4) جب بتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں تو انکے درمیان میں ایک ضمیر لگاتے ہیں اسے ضمیر فصل کہتے ہیں یہ اس بات میں فرق کرتی ہے کہ بتدا کے بعد آنے والا اسم خبر ہے بتدا کی صفت نہیں مثلاً زَیْدٌ ھُوَ الْعَالِمُ اور اسکا ترجمہ نہیں ہوتا ۔

5) ضمیر غائب ہمیشہ اپنے مرجع کے مطابق ہوتی ہے مرجع مذکر تو ضمیر مذکر ہوگی اور مرجع مؤنث کو ضمیر مؤنث ہوگی ۔

اسمائے اشارہ کا بیان

ایسے اسماء جنہیں کسی شیء کی طرف اشارہ کرنے کے لئے ایجاد کیا گیا ہے انہیں اسماء اشارہ کہتے ہیں جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشار الیہ کہتے ہیں

مذکر کے لئے اسماء اشارہ:

۱) ھَذَا (یہ ایک مرد) ۲) ھَذَانِ، ھَذَیْنِ (یہ دو مرد)

مؤنث کے لئے اسماء اشارہ:

۱) ھَاتَا (یہ ایک عورت) ۲) ھَاتِیْ (یہ ایک عورت) ۳) ھَاتِہِ (یہ ایک عورت) ۴) ھَذِہِ (یہ ایک عورت) ۵) ھَاذِھِیْ، ھَاتِھِیْ (یہ ایک عورت) ۶) ھَاتَانِ، ھَاتَیْنِ (یہ دو عورتیں)

مذکر و مؤنث کے لئے اسماء اشارہ:

۱) ھؤُلَاءِ (یہ سب مرد یا سب عورتیں) ۲) ھَاأُولِیْ (یہ سب مرد یا سب عورتیں)

ان سب اسماء اشارت سے پہلے ھا لگایا جاتا ہے جو تنبیہ و توجہ کے لئے استعمال ہوتا ہے مثلا ھذَا ، ھا أُولَاءِ، ھَاتَانِ، ھَاتَیْنِ

۱) ثَمَّ (وہاں) یہ بھی اسم اشارہ ہے اور اس سے کسی مکان و جگہ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

2) ھُنَا (یہاں) یہ کسی قریب جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں ۔

3) ھُنَاكَ (وہاں) یہ کسی متوسط جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔

4) ھُنَالِكَ (وہاں) یہ دور جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے آتا ہے ۔

5) ذَالِكَ (وہ) یہ دور کی طرف اشارہ کرنے کے لئے آتا ہے کیونکہ ذا کے بعد لک لگا ہے اور یہ لام کاف مخاطب کے حساب سے بدلتا جائے گا مثلا ذَالِكُمَا ذَالِكُمْ ۔

اسمائے موصولہ کا بیان

اسمائے موصولہ وہ اسماء جو اپنے بعد والے جملے سے مل کر کلام کا جز بنتے ہیں اور انکے بعد والا جملہ صلہ کہلاتا ہے مثلا اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ترجمہ جنہوں نے انکار کیا اس میں الذین اسم موصول ہے اور کفروا یہ جملہ صلہ ہے ۔

مذکر کے لئے اسمائے موصولہ:

۱) اَلَّذِیْ (وہ جو ایک مرد) ۲) اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ (وہ دو مرد جو) ۳) اَلَّذِیْنَ (وہ سب مرد جو) ۴) اَلْاُلَی (وہ سب مرد جو)

مؤنث کے لئے اسمائے موصولہ :

۱)اَلَّتِیْ(وہ ایک عورت جو)۲)اَللَّتَانِ،اَللَّتَیْنِ(وہ دو عورتیں جو)۳)اَللَّاتِیْ(وہ سب عورتیں جو)۴)اَللَّوَاتِیْ(وہ سب عورتیں جو)

مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے اسمائے موصولہ :

۱)مَنْ(جو)۲)مَا(جو)۳)اَیٌّ،اَیَّۃٌ(وہ جو)

قواعد و ضوابط :

1) ان کے ترجمے اس اعتبار سے ہوتے ہیں کہ یہ کیا واقع ہورہے ہیں یعنی اگر فاعل واقع ہورہے ہیں تو فاعل والا ترجمہ ہوگا مفعول بہ واقع ہورہے ہیں تو مفعول بہ والا ۔

2) صلہ یعنی وہ جملہ جس سے اسم موصول ملا ہوتا ہے اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کی طرف راجع ہورہی ہوتی ہے مثلا اَلَّذِیْ خَلَقَکُمْ ترجمہ جس نے تمہیں تخلیق کیا تو اس میں خلق کی ھو ضمیر الذی کی طرف لوٹ رہی ہے جو کہ فاعل ہے لہذا الذی کا ترجمہ فاعل والا ہوگا یعنی جس نے ۔

2) بعض اوقات ضمیر غائب مفعول بہ واقع ہوتی ہے تو اسکو حذف کردیتے ہیں مثلا عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ اس میں اگر مفعول بہ کی ضمیر ظاہر کریں تو یوں بنے گا مَا لَمْ یَعْلَمْہُ۔

3) اسم فاعل اور اسم مفعول پر آنے والا ال الذی کے معنی میں ہوتا ہے مثلا اَلضَّارِبُ یعنی اَلَّذِیْ یَضْرِبُ ترجمہ جو مارتا ہے یا مارے گا اور اَلْمَضْرُوْبُ یعنی اَلَّذِیْ یُضْرَبُ ترجمہ جس کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا ۔

اسمائے کنایہ کا بیان

اسمائے کنایہ وہ اسماء جو کسی پر اشارہ سے دلالت کریں انکی دو قسمیں ہیں 1) وہ اسمائے اشارہ جو مبھم عدد کے لئے استعمال ہوتے ہیں 2) وہ اسمائے اشارہ جو مبھم بات کے لئے استعمال ہوتے ہیں ۔

جو اسماء جو عدد کے لئے آتے ہیں وہ تین ہیں ۱)کَمْ ۲)کَذَا ۳)کَاَیِّنْ

کم کی دو قسمیں ہیں 1) استفہامیہ 2) خبریہ

کم استفہامیہ وہ کم ہے جس کے ذریعے کسی عدد کے بارے میں سوال کیا جائے مثلا کَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ؟ ترجمہ تیرے پاس کتنے آدمی ہیں ؟

کم خبریہ وہ کم جس کے ذریعے کسی عدد کے بارے میں خبر دی جائے سوال نہ کیا جائے مثلا کَمْ کُتُبٍ دَرَسْتَ ترجمہ میں نے بہت سی کتابیں پڑھیں ۔

قواعد و ضوابط :

1)کم استفہامیہ کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے مثلا کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتُ؟

2) کبھی کم استفہامیہ سے پہلے حرف جار یا مضاف آجاتا ہے مثلا بِکُمْ دِرْهَمًا اِشْتَرَیْتَ هٰذَا الْكِتَابَ اور غُلَامُ كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتُ ترجمہ کتنے آدمیوں کے لڑکوں کو تو نے مارا۔

3) کم استفہامیہ کی تمییز کو کسی قرینے کے پائے جانے کی وجہ سے حذف بھی کردیتے ہیں مثلا كَمْ لَكَ؟ ترجمہ تیرے پاس کتنے ہیں ؟ یہ اصل میں كَمْ دِرْهَمًا لَكَ؟ ترجمہ تیرے پاس کتنے درہم ہیں ؟

4) کم خبریہ کی تمییز مجرور ہوتی ہے کبھی تو مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے اور کبھی من حرف جار کی وجہ سے مثلا كَمْ كُتُبٍ دَرَسْتَ اور كَمْ مِنْ كُتُبٍ دَرَسْتُ اور اسکی تمییز مفرد و جمع دونوں آسکتی ہیں۔

5) کم خبریہ ماضی کے ساتھ خاص ہے لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا كَمْ كُتُبٍ سَاَشْتَرِیْ ترجمہ بہت سی کتابیں میں جلد خریدوں گا۔

6) کذا یہ عدد کثیر و قلیل دونوں سے کنایہ کرنے کے لئے آتا ہے مثلا لَقِیْتُ كَذَا حِبْرًا ترجمہ میں نے اتنے عالموں سے ملاقات کی۔ کذا کی تمییز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے اور کذا کبھی تکرار کے ساتھ بھی آتا ہے مثلا ضَرَبْتُ كَذَا وَ كَذَا رَجُلًا ترجمہ میں نے اتنے اتنے مردوں کو مارا۔

7) كَاَيِّنْ اس کے ذریعے کثیر عدد کے بارے میں خبر دی جاتی ہے اور اسکی تمییز مفرد اور حرف جار من کے ساتھ مجرور ہوتی ہے مثلا وَكَاَيِّنْ مِنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ترجمہ اور کتنے چلنے پھرنے والے ہیں جو اپنے نعمت نہیں اٹھاتے۔

8) كَيْتَ اور ذَيْتَ یہ دونوں واو عاطفہ کے ساتھ آتے ہیں اور انکی تمییز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے مثلا قُلْتُ كَيْتَ وَ ذَيْتَ حَدِيْثًا ترجمہ میں فلاں فلاں بات کی۔ فُلَانٌ اور فُلَانَةٌ بھی اسماء کنایات میں سے ہے۔

حروف کا بیان

یہاں ہم ان حروف کی تفاصیل بتائیں گے جن کی تفصیل پیچھے بیان نہیں کی گئی ہیں۔

حروف نواصب:

حروف نواصب وہ حروف ہیں جو فعل مضارع کے آخر کو نصب دیتے ہیں یہ چار ہیں ۱) اَنْ ۲) لَنْ ۳) كَیْ ۴) اِذَنْ

1) اَنْ (کہ) یہ فعل پر داخل ہو کر اسے مستقبل کے ساتھ خاص کردیتا ہے اور اسے مصدر کے معنی میں کردیتا ہے مثلا اُرِیْدُ اَنْ تَجْتَهِدَ ترجمہ میں چاہتا ہوں کہ تو پوری کوشش کرے۔

2) لَنْ (کبھی بھی نہیں) یہ حرف فعل پر داخل ہوکر اس فعل کی مستقبل سے نفی کردیتا ہے مثلا لَنْ تَرَانِیْ ترجمہ تو مجھے کبھی بھی نہیں دیکھ سکے گا۔

3) كَیْ (تاکہ) مثلا اَقِمِ الْقُرْآنَ كَیْ تَفُوْزَ ترجمہ قرآن کو قائم کرتا کہ تو کامیاب ہو۔

4) اِذَنْ (اس وقت) مثلا اِذَا جَدَدْتَ اِذَنْ يَحْصُلَ الْفَوْزُ لَكَ۔

حروف جوازم:

حروف جوازم وہ حروف ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہو کر اسکے آخر کو جزم دیتے ہیں یہ پانچ ہیں ۱) لَمْ ۲) لَمَّا ۳) لامِ امر ۴) لامِ نہی ۵) اِنْ شرطیہ۔

1) لَمْ یہ فعل مضارع پر داخل ہوکر اسے ماضی منفی کے معنی میں کردیتا ہے مثلا یَکْسِبُ ترجمہ وہ کماتا ہے اور لَمْ یَکْسِبْ ترجمہ اس نے نہیں کمایا۔

2) لَمَّا یہ بھی فعل پر داخل ہو کر لم کی طرح اسے ماضی منفی میں کردیتا ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابھی تک فعل عمل میں نہیں آیا مثلا لَمَّا تَضْرِبْ ترجمہ تو نے ابھی تک نہیں مارا۔

3) لام امریہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور اس میں امر کے معنی پیدا کردیتا ہے مثلا لِیَضْرِبْ ترجمہ چاہئے کہ وہ مارے۔

4) لائے نہی یہ فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور اسے مستقبل کے ساتھ خاص کردیتا ہے اور اسے میں نہی کے معنی پیدا کرتا ہے مثلا لَاتَضْرِبْ ترجمہ تو مت مار۔

5) اِنْ شرطیہ اسکے بارے میں پوری تفصیل گذرچکی ہے۔

حروف نافیہ

حروف نافیہ چار ہیں ۱) اِنْ ۲) مَا ۳) لَا ۴) لَاتَ انکا ترجمہ نہیں ہوتا ہے۔

حروف جارہ

وہ حروف جو کسی اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں اسے حروف جارہ یا حروف جر کہتے ہیں یہ سترہ ہیں۔

۱) مِنْ ۲) حَتّٰی ۳) اِلٰی ۴) عَلٰی ۵) فِیْ ۶) عَنْ ۷) بَاء ۸) کاف ۹) لام مکسور ۱۰) خَلَا ۱۱) عَدَا ۱۲) حَاشَا ۱۳) مُذْ، مُنْذُ ۱۴) رُبَّ ۱۵) وَاو ۱۶) تَاء ۱۷) بَاء قسمیہ۔

1) مِنْ یعنی سے مثلا زَیْدٌ مِنَ الْبَاکِسْتَانِ یعنی زید پاکستان سے ہے 2) حَتّٰی یعنی یہاں تک کہ مثلا جَاءَ الْقَوْمُ حَتّٰی زَیْدٍ یعنی جماعت آئی حتی کہ زید بھی آگیا 3) اِلٰی یعنی تک، طرف مثلا اِلَی الْھِنْدِ یعنی ہندوستان تک 4) عَلٰی یعنی پر مثلا زَیْدٌ عَلَی الْبَیْتِ یعنی زید گھر پر ہے 5) فِیْ یعنی میں مثلا زَیْدٌ فِی الْبَیْتِ یعنی زید گھر میں ہے 6) عَنْ یعنی سے مثلا خَرَجَ السَّھْمُ عَنِ الْقَوْسِ یعنی تیر کمان سے نکالا 7) باء یعنی سے، کے ساتھ مثلا اُحْکُمْ بِالْقُرْآنِ یعنی قرآن سے فیصلہ کر 8) کاف یعنی کی طرح مثلا دَمِیْزٌ کَالْاَسَدِ یعنی رمیز شیر کی طرح ہے 9) لام مکسور یعنی کے لئے، کی وجہ سے مثلا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی ہر تعریف اللہ کے لئے ہے، اَلْفَسَادُ لِلشِّرْکِ یعنی فساد شرک کی وجہ سے ہے 10) خَلَا، عَدَا، حَاشَا یعنی علاوہ، سوائے مثلا اَکَلَ الْقَوْمُ حَاشَا نَبِیْلٍ یعنی جماعت نے کھالیا سوائے نبیل کے 11) مُذْ، مُنْذُ یعنی سے مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ سَنَۃٍ یعنی میں نے اسے ایک سال سے نہیں دیکھا 12) رُبَّ یعنی کئی، کچھ مثلا رُبَّ عَالِمٍ لَقَیْتُ یعنی کئی علماء سے میں نے ملاقات کی 13) واو، تاء، باء یہ قسم کے لئے آتے ہیں مثلا والقلم یعنی مجھے قلم کی قسم ہے یا تاللہ، باللہ یعنی مجھے اللہ کی قسم ہے

مسئلہ: جس اسم پر حرف جر داخل ہوتا ہے اس پر جر دیتا ہے مثلا زَیْدٌ فِی الدَّارِ اس میں الدار پر جر ہے کیونکہ اس پر فی داخل ہے۔

حروف عاطفہ

حروف عاطفہ وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد کو ماقبل کے حکم میں جمع کرنے کے لئے آتے ہیں انکے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں۔

حروف عاطفہ دس ہیں ۱) وَاو ۲) فَاء ۳) اَوْ ۴) اَمْ ۵) لَا ۶) بَلْ ۷) حَتّٰی ۸) لٰکِنَّ ۹) ثُمَّ ۱۰) اَمَّا

1) وَاو (اور) یہ غیر مشروط جمع کے لئے آتا ہے یعنی معطوف علیہ اور معطوف میں ترتیب ضروری نہیں ہوتی بس دونوں پر ایک ہی حکم جاری ہوتا ہے مثلا جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ ترجمہ زید اور بکر آیا اس میں یہ نہیں کہہ سکتے ہیں زید کا ذکر پہلے ہے تو زید پہلے آیا ہے پھر بکر آیا ہے لیکن آنا دونوں کے لئے ثابت ہوا ہے۔

2) فَاء (تو، پھر) یہ ترتیب کے لئے آتا ہے اس میں یہ بات ضروری ہوتی ہے کہ جس کا ذکر پہلے ہوا ہے اس پر حکم پہلے جاری ہوا ہے پھر بعد والے پر مثلا جَاءَ زَیْدٌ فَبَکْرٌ ترجمہ زید آیا پھر بکر آیا۔

3) ثُمَّ (پھر) یہ بھی فاء کی طرح ترتیب کے لئے آتا ہے لیکن بعد والے کے لئے دیر ثابت ہونے پر دلالت کرتا ہے مثلا جَاءَ زَیْدٌ ثُمَّ بَکْرٌ ترجمہ زید آیا پھر کچھ دیر بعد بکر آیا۔

4) اَوْ، اَمْ (یا) یہ دونوں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ حکم ماقبل یا مابعد میں سے کسی ایک کے لئے ثابت ہے مثلا جَاءَ زَیْدٌ اَوْ بَکْرٌ ترجمہ زید یا بکر آیا۔

5) لَا (نہیں) یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے مابعد سے حکم کی نفی کی گئی ہے مثلا جَاءَ زَیْدٌ لَا بَکْرٌ ترجمہ زید آیا بکر نہیں۔

6) بَلْ (بلکہ) یہ معطوف علیہ سے حکم کی نفی کرکے معطوف کے لئے حکم کو ثابت کرنے کے لئے آتا ہے مثلا جَاءَ زَیْدٌ بَلْ بَکْرٌ ترجمہ زید بلکہ بکر آیا۔

7) حَتّٰی (یہاں تک کہ) یہ انتہا کی خبر دیتا ہے مثلا طَلَبَ زَیْدٌ اَلْحَقَّ حَتّٰی بَکْرٍ ترجمہ زید سے حق تلاش کیا یہاں تک کہ بکر نے بھی۔

8) لٰکِنَّ (لیکن) یہ اس وہم کو دور کرنے کے لئے آتا ہے جو ماقبل کلام سے پیدا ہوتا ہے مثلا مَا جَاءَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْرٌ جَاءَ ترجمہ زید نہیں آیا بلکہ بکر آیا۔

9) اِمَّا (یا) یہ دو باتوں میں سے ایک کے لئے حکم ثابت کرنے کے لئے آتا ہے مثلا اَلذَّاتُ اِمَّا خَالِقٌ وَاِمَّا مَخْلُوْقٌ ترجمہ ذات یا تو خالق ہوگی یا مخلوق ہوگی۔

حروف استقبال

یہ وہ حروف ہیں جو فعل مضارع پر داخل ہوکر اس میں مستقبل قریب کے معنی پیدا کردیتے ہیں یہ دو ہیں ۱) سِیْن ۲) سَوْفَ مثلا سَیَعْلَمُوْنَ اور سَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ترجمہ عنقریب وہ جان لیں گے۔

حروف تاکید

حروف تاکیدیہ دو ہیں 1) نون تاکید یہ مشدد اور غیر مشدد دونوں طریقوں سے آتے ہیں مثلا نَعْلَمَنَّ ترجمہ ہم ضرور جان لیں گے ۔2) لا ابتدائیہ یہ وہ لام ہے جو فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے اور تاکیدپیدا کرتا ہے مثلا لَنَعْلَمُ ترجمہ ہم ضرور جان لیں گے اور بعض اوقات یہ دونوں ایک ساتھ بھی آتے ہیں مثلا لَنَعْلَمَنَّ ترجمہ ہم ضرور ضرور جان لیں گے ۔

حروف تفسیر

یہ دو ہیں 1) اَیْ (یعنی) یہ مفرد اور جملہ دونوں کی تفسیر کے اظہار کے لئے آتا ہے 2) اَنْ (کہ) یہ صرف جملہ کی تفسیربیان کرتا ہے ۔

حروف تحضیض

حروف تحضیض وہ حروف جن کے ذریعے سے کسی کام پر ابھارا جاتا ہے ۱) هَلَّا ۲) اَلَا ۳) لَوْلَا ۴) لَوْمَا بمعنی کیوں نہیں ۔

حروف مصدریہ

وہ حروف جو جملے کو مصدر کے معنی میں کردیں انہیں حروف مصدریہ کہتے ہیں ۱) مَا ۲) اَنْ ۳) اَنَّ

یہ فعل پر داخل ہوکر اسے مصدر کی تاویل میں کردیتے ہیں مثلا یضرب یعنی وہ مارتا ہے یا مارے گا لیکن اگر ان میں سے کوئی حرف داخل کردیں مثلا اَنْ یَضْرِبَ تو ترجمہ ہوگا "کہ وہ مارے "یا" اسکا مارنا " مثلا رَاَیْتُ مَا ضَرَبَهٗ ترجمہ میں نے دیکھا اسکا اسے مارنا یا میں نے دیکھا جو اس نے اسے مارا ۔ انَّ یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اس میں مصدری معنی پیدا کرتا ہے مثلا عَلِمْتُ اَنَّكَ ضَعِيْفٌ ترجمہ میں نے جان لیا کہ تو کمزور ہے یا میں نے جان لیا تیرا کمزور ہونا۔

حرف ردع

یہ وہ حرف ہے جو ڈانٹنے جھڑکنے کے لئے استعمال ہوتا ہے وہ حرف ہے كَلَّا (ہرگز نہیں ، بلکل نہیں ، کبھی نہیں) یہ قرآن مجید میں بہت آتا ہے ۔

حرف توقع

وہ حرف جو ماضی پر داخل ہوکر اسے حال کے قریب کردیتا ہے اور فعل مضارع پر داخل ہوکر اس میں اکثر قلت کے معنی پیدا کرتا ہے وہ ہے قد مثلا قَدْ ضَرَبَ ترجمہ اس نے ابھی مارا، قَدْ یَضْرِبُ ترجمہ وہ کبھی کبھی مارتا ہے ۔

حروف جواب

یہ حروف چھ ہیں ۱) نَعَمْ ۲) بَلٰی ۳) اِیْ ۴) جَیْرِ ۵) اَجَلْ ۶) اِنَّ

نَعَمْ (ہاں) کلام سابق کو تسلیم کرنے کا فائدہ دیتا ہے ، بَلٰی (کیوں نہیں) ،اِیْ (ہاں) یہ قسم کے لئے آتا ہے ،جَیْرِ،اَجَلْ،اِنَّ یہ تینوں خبر کی تصدیق کے لئے آتے ہیں یہ جواب میں بولے جاتے ہیں ترجمہ ہوگا جی ہاں یا ہاں وغیرہ ۔

حروف تنبیہ

وہ حروف جو تنبیہ کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں مثلا اَلَا، اَمَا، ھَا (سنو، خبردار، سن لو)۔

الف لام کا بیان

الف لام کی دو اقسام ہیں 1) اسمی 2) حرفی

اسمی الف لام اسم موصول مثلا اَلَّذِیْ، اَلَّذِیْنَ کے معنی میں ہوتا ہے مثلا اَلضَّارِبُ یعنی اَلَّذِیْ یَضْرِبُ۔

حرفی الف لام یہ یا تو زائد ہوگا یا بامعنی ہوگا اور زائد ہونے کی صورت میں اس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہ اکثر ناموں پر داخل ہوتا ہے مثلا اَلْبَاکِسْتَانُ۔ اور بامعنی ہونے کی صورت میں اسکی اقسام ہیں :

1) الف لام ذہنی یہ وہ الف لام ہے جو اسم پر داخل ہوکر اسے معرفہ و مخصوص کردیتا ہے لیکن اسکا ذکر ماقبل کلام میں نہیں ہوتا بس وہ متکلم کے ذہن میں ہوتا ہے مثلا جَاءَ الرَّجُلُ یعنی خاص مرد آیا اب وہ خاص مرد کون ہے یہ متکلم ہی جانتا ہے۔

2) الف لام کنایہ یہ وہ الف لام ہے جو کنایہ کرکے اس بات کو بتاتا ہے کہ اسکا مدخول یعنی جس پر وہ داخل ہوا ہے اسکا ذکر پیچھے ہوچکا ہے مثلا اللہ نے فرمایا عَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ ترجمہ " فرعون نے اس رسول کی مخالفت کی " رسول پر الف لام کنایہ ہے اور پیچھے آیتوں میں حضرت موسی کلیم اللہ کا ذکر ہورہا ہے۔

انا ظہیر الدین بن ذاکر الدین بن عبد الباری اتممتہ فی الرابع وعشرین من شہر الشعبان وآخرہ علی حمد اللہ مالک العلمین وسلام علی المسلمین۔